عنبر ناگ ماریا
طوفانی دریا
قسط نمبر
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید

فہرست

سنو پیارے بچو۔

عنبر ناگ اور ماریا پجاری سوانگ کے ساتھ چین کے سب سے بڑے
شہر کیتھے کی طرف جا رہے ہیں وہاں وہ چین کے ظالم ولی عہد کو
ٹھکانے لگانا چاہتے ہیں سوانگ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہر سے باہر
ایک بستی کے مکان میں قیام کرتا ہے ایک اندھیری گلی میں حویلی ہے
جہاں جادوگر ماریا پر حملہ کر کے اسے گرفتار کر لیتا ہے اور تہہ خانے میں
قید کر دیتا ہے وہ حویلی کو آگ لگا دیتا ہے ماریا تہہ خانے میں پھنس گئی
ہے وہ باہر نہیں نکل سکتی دور سے نوکر کی آواز سنائی دیتی ہے۔

جادوگر کو لاؤ

دن چڑھ آیا۔

صبح کی روشنی چاروں طرف جنگل میں پھیل گئی درختوں پر چڑیاں
چہچہانے لگیں سوانگ عنبر اور ناگ اٹھ کر سفر کی تیاری کرنے لگے
انہوں نے کمبل لپیٹ کر گھوڑوں پر باندھے اور سوار ہو کر چین کے
دارالحکومت کیتھے کی جانب روانہ ہو گئے ماریا بھی اس عرصے میں منہ
ہاتھ دھو کر تیار ہو چکی تھی ناگ نے اسے چوری چھپے ناشتہ کروا دیا تھا یہ
قافلہ ایک بار پھر اپنی منزل کی سمت رواں دواں تھا یہ قافلہ اسی طرح
سفر کرتا رہا، دن آتا گزر جاتا، رات کو یہ لوگ کسی جگہ آرام کرتے اور
اگلے دن پھر اپنا لمبا سفر شروع کر دیتے وہ بڑی برق رفتاری سے سفر کر
رہے تھے یہی وجہ تھی کہ چھٹے روز دوپہر سے ذرا پہلے انہیں دور سے
کیتھے شہر کی فصیل دکھائی دینے لگی، شہر کی دیوار کو دور سے دیکھ کر وہ

بڑے خوش ہوئے.........سوانگ پجاری نے کہا۔

دیوتاؤں کا شکر ہے کہ آخر ہم اپنی منزل پر پہنچ ہی گئے۔

عنبر بولا۔

اگر ہم صبح سے شام تک سفر نہ کرتے تو ہم اتنی جلدی منزل پر نہیں پہنچ سکتے تھے۔

ناگ نے پوچھا۔

سوانگ بھائی ہمیں شہر میں پہنچ کر کہاں قیام کرنا ہوگا۔؟

کیا شہر میں کوئی ایسی خفیہ جگہ ہے جہاں ہماری کسی کو خبر نہ ہو۔؟

سوانگ نے مسکرا کر کہا۔

ناگ بھائی کیا تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہمارے گوریلے شہروں اور گاؤں میں جگہ جگہ کام کر رہے ہیں اگر ارژنگ یہاں نہیں ہے تو کیا ہوا کئی ارژنگ اسی شہر میں موجود ہیں۔

عنبر نے جھٹ کہا۔

وہ تو ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے سردار کی طاقت کے آگے کسی کی طاقت نہیں ہے ہمارے بہادر منگول گوریلوں نے چین میں سازش کا جال پھیلا رکھا ہے لیکن ہمیں یہ خبر نہیں ہے کہ ارژنگ کے بعد اس کا فرض اس شہر میں کون ادا کر رہا ہے۔

ناگ نے سوانگ کو پھلاتے ہوئے کہا۔

عنبر بھائی اس کی خبر تو سوائے سوانگ بھائی کے اور کسی کو نہیں ہو سکتی ہم ٹھہرے چھوٹے چھوٹے جاسوس اور سوانگ بھائی تو بڑا جاسوس ہے یہ تو اسے ہی معلوم ہوگا کہ شہر میں ارژنگ کے بعد کون کام کر رہا ہے اور ہم کس کے ہاں جا کر اتریں گے۔

سوانگ پجاری اپنی تعریف سن کر پھول گیا تھا وہ مونچھوں پر ہاتھ پھیر کر بولا۔

اس میں کیا شک ہے کہ میں تم دونوں سے بڑا جاسوس ہوں اور سوائے میرے اس علاقے میں اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ ارژنگ کی موت کے بعد کون سا گوریلا کام کر رہا ہے۔ بہر حال تم چوں کہ اپنے ہی جاسوس ہو، اس لئے تمہیں بتانے میں کوئی ہرج بھی نہیں ہے سنو اس شہر کے باہر ایک بستی ہے جو پرانے جوہڑ کے کنارے آباد ہے اس بستی میں بھینسے ذبح کرنے والے قصاب رہتے ہیں ہمارا ایک چالاک اور مکار گوریلا گنڈپ اسی بستی میں قصاب بن کر رہتا ہے اس کا کام شہر میں فوج کی تعداد کو معلوم کرتے رہنا ہے ویسے وہ قصابوں کی دلالی کرتا ہے اور اسی پر گزر بسر کرتا ہے لیکن اسے شاہی محل کے ایک ایک سپاہی اور چوکیدار کے بارے میں پوری معلومات کا علم ہے ہم اسی جاسوس گنڈپ کے گھر جا رہے ہیں۔

ناگ بولا۔

دیوتا ہمارے سردار کو کامیاب کریں گنڈپ کا تو میں نے کبھی نام بھی نہیں سنا تھا۔

عنبر نے جھٹ گرہ لگائی۔

میں بھی گنڈپ جاسوس کا آج ہی نام سن رہا ہوں۔

سوانگ پجاری نے بڑی شان سے گردن اٹھا کر کہا۔

اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ میں تم دونوں سے بڑا جاسوس ہوں سردار مجھ پر زیادہ بھروسہ کرتا ہے اسی لئے تم دونوں کو میری مدد کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے اب سمجھ گئے نا تم؟

عنبر اور ناگ نے کہا۔

کیوں نہیں کیوں نہیں۔ ہم تو آپ کے شاگرد ہیں آپ ہمارے استاد اور مالک ہیں۔

سوانگ اپنی تعریف سن سن کر پھول کر کپا ہو گیا تھا وہ اب شہر کے باہر

کے علاقے میں داخل ہو چکے تھے یہاں جگہ جگہ دور دور کر کے مکان
بنے ہوئے تھے یہ مکان کچے پکے تھے اور ان کے باہر گندے مندے
بچے مٹی میں کھیل رہے تھے سوانگ نے کہا۔
وہ سامنے جو بستی نظر آ رہی ہے یہی وہ بستی ہے جہاں ہمارے جاسوس
گنڈپ کا مکان ہے ہم اس بستی میں جا رہے ہیں۔
یہ بستی ایک گندے جوہڑ کے کنارے پر آباد تھی اور بڑی غلیظ بستی تھی
صفائی کا وہاں کوئی بندوبست نہیں تھا گھروں میں سے گندے پانی کی
نالیاں جگہ جگہ سے نکل کر جوہڑ میں گر رہی تھیں .... مکانوں
کے باہر بھینسوں کی کھالیں سکھانے کے لئے ڈال رکھی تھیں جن کی
بو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی عنبر نے کہا۔
یہ تو بڑی گندی بستی ہے۔
سوانگ بولا۔

گوریلوں کو ہر جگہ ہر بستی میں رہنا پڑتا ہے یہاں تک کہ اگر ہمارا
سردار مجھے حکم دے تو میں اس گندے جوہڑ میں بھی رہ سکتا ہوں۔
ناگ بولا۔
کیوں نہیں۔ سردار ہمیں حکم دے تو میں اس جوہڑ میں چھلانگ لگا کر
خودکشی کر سکتا ہوں۔
سوانگ نے کہا۔
شاباش، ایک وفادار جاسوس اور گوریلے کا یہی کام ہے کہ وہ اپنے
سردار کے ہر حکم کے سامنے سر جھکا دے اور کبھی ضرورت پڑے تو اپنا
سر بھی کٹوا دے۔
عنبر نے جھٹ کہا۔
جیسا کہ ورشا نے اپنی جان دے کر ثابت کر دیا تھا کہ وہ ایک سچی
جاسوس اور منگول قوم کی بہادر بیٹی ہے اس نے جب دیکھا کہ شاہی

سپاہی اسے پکڑ لیں گے تو اس نے جھٹ زہر کھا کر خود کشی کر لی وہ خود
مر گئی مگر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے نہ کیا۔

سوانگ نے کہا۔

سردار نے ورشا کے بچوں کو اپنے خیمے میں بلا کر اعلان کر دیا تھا۔
کہ وہ اب ورشا کے نہیں سردار کے بچے ہیں اور وہ شاہی خیمے میں
شہزادوں کی طرح رہیں گے جب سردار ایسا قدر دان ہو تو پھر قوم
کیوں نہ اس کے حکم پر اپنی جان قربان کر دے۔

ناگ کہنے لگا۔

ہم سردار کو سلام کرتے ہیں۔منگول قوم کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔

سوانگ نے کہا۔

شی، خاموش ہو جاؤ، ہم بستی میں داخل ہو چکے ہیں شاہی دربار کے
جاسوس بھی یہاں چپے چپے پر کام کر رہے ہیں ہمیں بڑی احتیاط کی

ضرورت ہے۔

ناگ نے سرگوشی میں پوچھا۔

گنڈپ کا گھر کہاں ہے۔؟

سوانگ نے ایک مکان کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

وہ سامنے والا مکان گنڈپ کا ہے۔

گنڈپ کا مکان ایک منزلہ اور کچا تھا باہر صحن میں بھینس کی کھالیں سوکھ
رہی تھیں کھرلی میں جانوروں کا کٹا ہوا چارہ پڑا تھا دو آدمی زمین پر
چٹائی بچھائے بیٹھے تھے سوانگ وغیرہ اور ناگ کو ساتھ لے کر صحن میں آ
گیا اور گھوڑے سے اتر کر کہنے لگا۔

دیوتاؤں کی آپ لوگوں پر رحمت ہو یہ بتاؤ کہ گنڈپ کہاں ہے ہم اس
سے بھینسوں کا سودا کرنے دور سے آئے ہیں۔

وہ لوگ بھی بھینسوں کے آڑھتی تھے اور گنڈپ کے پاس سودا کرنے

آئے تھے ان میں سے ایک نے کہا۔

دیوتا آپ پر بھی مہربان ہوں گنڈپ مکان کے اندر ہمارے لیے
دودھ لینے گیا ہے آپ یہاں بیٹھ جائیں۔

شکریہ۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

سوانگ نے عنبر اور ناگ کو چٹائی پر بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تینوں چٹائی
پر بیٹھ گئے پہلے والے آڑھتی نے سوانگ سے پوچھا۔

آپ لوگ کس شہر سے آئے ہیں۔؟

سوانگ نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

ہم شکالم گاؤں سے آئے ہیں جو یہاں سے دو دن کے سفر پر ہے ہم
وہاں بھینسوں کی آڑھت کرتے ہیں بڑے تہوار کے لیے جانور
خریدنے تھے ہم نے سوچا کہ چل کر گنڈپ سے بات کرتے ہیں آپ
کہاں سے تشریف لا رہے ہیں۔؟

دوسرا آڑھتی بولا۔

ہم یہاں سے دور ایک گاؤں سے آئے ہیں ہم تو ہمیشہ گنڈپ ہی سے
سودا کرتے ہیں ایک تو اس کے جانور بڑے صحت مند ہوتے ہیں
دوسرے یہ بڑا ایماندار آڑھتی ہے کبھی ناجائز قیمت وصول نہیں کرتا
خوش اخلاق اور دیانت دار بیوپاری ہے اس سے زیادہ ہمیں اور کیا
چاہیے؟

عنبر نے کہا۔

بالکل ٹھیک فرمایا آپ نے۔

اتنے میں مکان کا دروازہ کھلا اور گنڈپ دودھ کی بالٹی اور لکڑی کا
گلاس ہاتھ میں نمودار ہوا اس نے سوانگ کو دیکھا تو وہیں ایک لمحے
کے لئے ٹھٹھکا پھر مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور بولا۔

کہیے جناب تہوار کے لئے جانور لینے آئے ہوں گے آپ؟

سوانگ بولا۔

ہاں بھائی گنڈپ ہم تو تہوار ہو یا نہ ہو، ہمیشہ تم ہی سے سودا لیتے ہیں یہ
تو تم جانتے ہی ہو۔

گنڈپ گلاس میں دودھ ڈال کر مہمانوں کو پیش کرتے ہوئے بولا۔

کیوں نہیں کیوں نہیں تم لوگ تو میرے خاص بیوپاریوں میں سے ہو
..........اچھا اندر آ کر اپنے جانور دیکھ لو۔

بہت بہتر۔

سوانگ عنبر اور ناگ کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود گنڈپ کے ساتھ مکان
کے پچھواڑے طویلے میں چلا گیا یہاں بھینسیں وغیرہ بندھی جگالی کر
رہی تھیں یہاں آ کر گنڈپ نے تیز نگاہوں سے سوانگ کو دیکھتے
ہوئے پوچھا۔

یہ تمہارے ساتھ کون لوگ ہیں۔ اگر انہیں قتل کرنا ہو تو۔ مجھے بتاؤ میں

ابھی ان کا کام تمام کیے دیتا ہوں۔

سوانگ نے کہا۔

نہیں یہ اپنے آدمی ہیں۔ سردار نے انہیں میری مدد کرنے کے لئے
بھیجا ہے ارژنگ کی ناکامی کے بعد اب ہم ولی عہد کو قتل کرنے کی
کوشش کر رہے ہیں۔ میں اسی لیے اپنے ان مددگار جاسوس گوریلوں
کے ساتھ یہاں آیا ہوں تم یہ بتاؤ کہ شاہی محل کا کیا حال ہے؟ ارژنگ
کی موت کے بعد ولی عہد شہزادے کی حفاظت کس کس طریقے سے کی
جاتی ہے۔؟

گنڈپ کہنے لگا۔

کل تک تو یہ حال تھا کہ شہزادے کو ملکہ اپنے ساتھ سلاتی ہے اور اس کی
خواب گاہ کے باہر پچاس سپاہی تلواریں ہاتھ میں لیے دن رات پہرہ
دیتے رہتے ہیں میری ایک جاسوس عورت جو شاہی حرم سرا میں دودھ

پہنچاتی ہے ابھی شام کو آ رہی ہو گی اس سے تازہ ترین اطلاعات مل جائیں گی ان کی روشنی میں تم اپنی سازش تیار کر سکتے ہو۔

سوانگ نے پوچھا۔

کیا وہ قابل اعتبار عورت ہے۔؟

گنڈپ نے چھرا اٹھا کر زمین پر مارتے ہوئے کہا۔

سوانگ تم گنڈپ کو کیا سمجھتے ہو میں کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلا عورت اور مرد کی چال دیکھ کر پہچان جاتا ہوں کہ یہ کون ہے اور کس کا آدمی ہے میری جاسوس عورت خاص منگول قبیلے کی ہے اور اس ملک کے سپاہیوں کے ہاتھوں اپنے دو بچے ذبح کروا بیٹھی ہے وہ ولی عہد شہزادے کی دیکھ بھال کرنے پر ملازم ہے۔

سوانگ نے کہا۔

اس سے تو ہم بڑا کام لے سکتے ہیں۔

ٹھیک ہے وہ شام تک آ جائے گی وہ ہمیشہ اندھیرا ہونے کے بعد یہاں آتی ہے اور پھر مجھے محل کی خبریں دے کر واپس ان ہی قدموں پر چلی جاتی ہے۔

میں اسے ضرور ملوں گا۔

ضرور ملنا مگر اس وقت یہاں سے چلو ان آڑھتیوں کو خواہ مخواہ کہیں شک نہ پڑ جائے کہ ہم چھپ کر کیا باتیں کر رہے ہیں۔

چلو آؤ۔

گنڈپ نے جلدی جلدی پہلے آڑھتیوں کو فارغ کر دیا ان کے جاتے ہی سوانگ نے گنڈپ کو عنبر اور ناگ سے ملوایا مگر گنڈپ نے دور درختوں کے نیچے بندھے ہوئے گھوڑوں کو دیکھ کر کہا۔

تم لوگ تین ہو مگر یہ چوتھا گھوڑا کس کا ہے۔

عنبر، ناگ اور سوانگ نے چونک کر ادھر دیکھا۔ واقعی وہاں چوتھا سفید

رنگ کا گھوڑا بھی کھڑا تھا۔ بات دراصل یہ ہوئی تھی کہ ماریا گھوڑے پر
بیٹھ کر سفر کرتے کرتے تھک گئی تھی اور سونا چاہتی تھی مگر وہاں سونے کی
کسی کو اجازت نہیں تھی ماریا کو نیند نے بے ہوش سا کر دیا تھا اس نے
آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے گھوڑے پر سے اتر کر گھاس پر چت لیٹ گئی
اس کے گھوڑے سے اترتے ہی گھوڑا ظاہر ہو گیا۔ سوانگ نے کہا۔
یہ گھوڑا ہمارا تو نہیں ہے۔ ہمارے گھوڑے تو بادامی رنگ کے ہیں یہ گھوڑا
تو میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں کیا یہ تمہارے کسی بیوپاری کا گھوڑا تو نہیں
ہے گنڈپ۔؟
گنڈپ بولا۔
ہرگز نہیں۔ میرے بیوپاری تو اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر جا بھی
چکے ہیں ٹھہرو میں جا کر معلوم کرتا ہوں کہ یہ گھوڑا کس کا ہے۔؟
ادھر یہ کچھ ہو رہا تھا ادھر ماریا بڑے اطمینان سے گھاس پر لیٹی آرام کر

رہی تھی اسے کوئی خبر نہیں تھی کہ اس کے گھوڑے کی جاسوسی کرنے کے
لئے گنڈپ سوانگ اور عنبر وغیرہ اس کی طرف بڑھ رہے ہیں
گھوڑے کے قریب پہنچ کر عنبر نے اونچی آواز میں باتیں کرنی شروع
کر دیں تاکہ اس کی باتوں کی آواز ماریا تک پہنچے اور وہ اگر نزدیک ہی
کہیں ہے تو ہوشیار ہو جائے ماریا نے عنبر کی آواز سن لی تھی اور وہ
چوکس ہو کر دور ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی اسے اب افسوس ہو رہا تھا کہ وہ
گھوڑے سے کیوں اتر پڑی اور اگر اسے گھوڑے سے اترنا ہی تھا تو
کم از کم گھوڑے کو کسی ایسی جگہ کھڑا کرتی جہاں وہ چھپ جاتا مگر اب
گھوڑا ظاہر ہو گیا تھا اور گنڈپ وغیرہ اس کے قریب آ کر اسے غور
سے دیکھ رہے تھے گنڈپ اور سوانگ نے گھوڑے پر بندھے ہوئے
کمبلوں کو دیکھ کر کہا۔
یہ تو کسی مسافر کا گھوڑا معلوم ہوتا ہے جو دور سے سفر کرتا ہوا یہاں تک

آیا ہے۔

گنڈپ نے شک کی نگاہ ڈال کر کہا۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ کوئی شاہی جاسوس تمہارا تعاقب کرتا ہوا خانقاہ سے یہاں تک پہنچ گیا ہو۔؟

سوانگ نے کہا۔

ایسا ہو سکتا ہے۔

ناگ نے جھٹ کہا۔

لیکن استاد اگر کوئی جاسوس ہوتا تو اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ یہاں سب کے سامنے گھوڑا باندھ کر کہیں چلا جاتا، وہ تو گھوڑے کو چھپا کر رکھتا۔

عنبر نے ناگ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

ناگ کا خیال ٹھیک معلوم ہوتا ہے جاسوس کو تو بڑا ہوشیار ہونا چاہیے تھا

اس کی کوشش تو ہونی چاہیے تھی کہ زیادہ سے زیادہ ہماری نظروں سے دور رہتا پھر اسے یہاں سب کے سامنے گھوڑا باندھنے کی کیا ضرورت تھی۔

گنڈپ بولا۔

بات تو ٹھیک معلوم ہوتی ہے اب سوال یہ ہے کہ یہ گھوڑا کس مسافر کا ہے وہ مسافر کہاں ہے جو اس گھوڑے پر دور سے سفر کرتا چلا آرہا ہے

سوانگ نے ادھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیا۔

وہ ضرور یہیں کہیں ہوگا، ہمیں اس کو تلاش کرنا ہوگا مجھے اب بھی شبہ ہے کہ یہ ضرور کسی جاسوس کا گھوڑا ہے جو ہمارا تعاقب کر رہا ہے۔

گنڈپ کہنے لگا۔

میری رائے میں ہمیں ایک طرف چھپ کر دیکھنا چاہیے کہ اس گھوڑے کو کھولنے کون آتا ہے۔

سوانگ بولا۔

ہاں یہ تجویز بڑی معقول ہے ہمیں فوراً ارد گرد کی جھاڑیوں میں چھپ جانا چاہیے۔

وہ سب قریبی جھاڑیوں میں چھپ گئے عنبر اور ناگ کو بھی مجبوراً ان کے ساتھ ہی جھاڑیوں میں چھپ جانا پڑا۔ادھر ماریا ایک طرف کھڑی اسی گھڑی کا انتظار کر رہی تھی وہ سوچ رہی تھی کہ یہ لوگ پرے ہوں تو وہ جھٹ گھوڑے پر سوار ہو کر اسے غائب کردے اور دور چلی جائے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا سوانگ، گنڈپ،عنبر اور ناگ کے جھاڑیوں میں چھپتے ہی وہ مسکراتی ہوئی درختوں کے پیچھے سے نکلی بڑے آرام سے قدم قدم چل کر گھوڑے کے پاس آئی........گنڈپ اور سوانگ وغیرہ بڑے غور سے گھوڑے کو دیکھ رہے تھے۔

مگر انہیں سوائے گھوڑے کے اور کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اس

لئے کہ ماریا غائب تھی اور وہ ماریا کو نہیں دیکھ سکتے تھے ماریا آگے بڑھ کر رکاب پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر سوار ہو گئی۔

اس کا گھوڑے پر سوار ہونا تھا کہ گھوڑا بھی اس کے ساتھ ہی ایک دم غائب ہو گیا۔

ادھر گھوڑا غائب ہوا،ادھر سوانگ اور گنڈپ کی آنکھوں کو ملنا شروع کر دیا گنڈپ کا تو سر چکرانے لگا تھا۔

سوانگ، جو کچھ میں نے دیکھا کیا تم نے دیکھا ہے یہ گھوڑا ایک دم سے کہاں غائب ہو گیا؟ یہ گھوڑا تھا یا کوئی بھوت پریت تھا۔؟

عنبر نے کہا۔

میں بھی حیران ہوں کہ یکا یک گھوڑا کہاں غائب ہو گیا۔؟

ناگ نے بھی بناوٹی حیرانی سے کہا۔

یہ ضرور کوئی بھوت تھا۔

سوانگ گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا اس نے ماتھے پر شکن ڈالتے ہوئے کہا۔

گنڈپ، ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے۔

کیا مطلب؟ گنڈپ نے تعجب سے پوچھا ہمارا کون پیچھا کر رہا ہے سوانگ۔؟

سوانگ بولا۔

جو اس گھوڑے پر سوار ہے۔

عنبر اور ناگ چونک اٹھے تو کیا سوانگ کو ماریا کے بارے میں معلوم تھا

گنڈپ سر پر ہاتھ پھیر کر بولا۔

میں سمجھ نہیں سکا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو کھل کر بیان کرو کہ اصل بات کیا ہے کون ہمارا پیچھا کر رہا ہے اور گھوڑے پر کون بیٹھا ہے جو دکھائی نہیں دے رہا تھا بلکہ جس نے گھوڑے کو بھی اپنے ساتھ ہی غائب کر دیا ہے

سوانگ پجاری نے کہا۔

گنڈپ میری بات غور سے سنو، ارژنگ نے ایک بار مجھ سے کہا تھا کہ ایک غیبی چڑیل جو کہ شاہی خاندان کی زبردست ہمدرد ہے ہمارا اکثر پیچھا کرتی ہے اور ہمیں ہر ممکن نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی رہتی ہے ایک بار اس غیبی چڑیل کی مجھ سے ٹکر بھی ہو گئی تھی۔ پھر میں نے ایک زبردست چال چلی اور ارژنگ کے ساتھ مل کر اس غیبی چڑیل کو خانقاہ سے کچھ فاصلے پر ایک اندھے کنوئیں میں گرا کر اوپر سے چھت ڈال دی ہم سے غلطی یہ ہوئی کہ ہم نے کنوئیں میں آگ نہیں لگائی ہمارا خیال تھا کہ یہ غیبی عورت اپنے آپ دم گھٹنے سے اندر مر جائے گی مگر ایسا نہ ہوا۔ ایک روز میں جنگل میں گیا تو کنوئیں کی چھت کھلی تھی اور ارژنگ کی لاش کنوئیں سے باہر پڑی تھی میرا خیال تھا کہ یہ کارستانی سانپ کی ہے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ اس

سوانگ گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا اس نے ماتھے پر شکن ڈالتے
ہوئے کہا۔

گنڈپ، ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے۔

کیا مطلب؟ گنڈپ نے تعجب سے پوچھا ہمارا کون پیچھا کر رہا ہے
سوانگ۔؟

سوانگ بولا۔

جو اس گھوڑے پر سوار ہے۔

عنبر اور ناگ چونک اٹھے تو کیا سوانگ کو ماریا کے بارے میں معلوم تھا

گنڈپ سر پر ہاتھ پھیر کر بولا۔

میں سمجھ نہیں سکا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو کھل کر بیان کرو کہ اصل بات کیا
ہے کون ہمارا پیچھا کر رہا ہے اور گھوڑے پر کون بیٹھا ہے جو دکھائی نہیں
دے رہا تھا بلکہ جس نے گھوڑے کو بھی اپنے ساتھ ہی غائب کر دیا ہے

سوانگ پجاری نے کہا۔

گنڈپ میری بات غور سے سنو، ارژنگ نے ایک بار مجھ سے کہا تھا
کہ ایک غیبی چڑیل جو کہ شاہی خاندان کی زبردست ہمدرد ہے ہمارا
اکثر پیچھا کرتی ہے اور ہمیں ہر ممکن نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی
رہتی ہے ایک بار اس غیبی چڑیل کی مجھ سے ٹکر بھی ہو گئی تھی۔ پھر میں
نے ایک زبردست چال چلی اور ارژنگ کے ساتھ مل کر اس غیبی
چڑیل کو خانقاہ سے کچھ فاصلے پر ایک اندھے کنوئیں میں گرا کر اوپر
سے چھت ڈال دی ہم سے غلطی یہ ہوئی کہ ہم نے کنوئیں میں آگ
نہیں لگائی ہمارا خیال تھا کہ یہ غیبی عورت اپنے آپ دم گھٹنے سے اندر
مر جائے گی مگر ایسا نہ ہوا۔ ایک روز میں جنگل میں گیا تو کنوئیں کی
چھت کھلی تھی اور ارژنگ کی لاش کنوئیں سے باہر پڑی تھی میرا خیال
تھا کہ یہ کارستانی سانپ کی ہے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ اس

غیبی عورت نے کیا تھا اس نے کسی طریقے سے کنوئیں سے نکل کر
ارژنگ کو ہلاک کر دیا تھا اور خود فرار ہو گئی تھی وہ خانقاہ سے اس سفید
گھوڑے پر سوار ہمارا پیچھا کرتی چلی آرہی ہے وہ گھوڑے پر سے اتر
کر قریب ہی کہیں گئی ہو گی کہ ہمیں گھوڑا نظر آگیا کیونکہ جب وہ
گھوڑے پر سوار ہوتی ہے تو گھوڑا نظر نہیں آتا اور جب اتر پڑتی ہے تو
گھوڑا ظاہر ہو جاتا ہے وہ کہیں قریب ہی بیٹھی ہماری باتیں سن رہی تھی
ہمارے دور ہوتے ہی وہ گھوڑے پر سوار ہو گئی اور گھوڑا غائب ہو گیا
کوئی معلوم نہیں کہ وہ اس وقت بھی ہمارے کہیں آس پاس ہی کھڑی
ہماری گفتگو سن رہی ہو اس لئے ہمیں یہاں سے چلے جانا چاہیے۔

گنڈپ پریشان سا ہو کر بولا۔

سوانگ تم سچ کہہ رہے ہو کیا؟ مجھے تم یہ کوئی جادو کی کہانی معلوم ہو رہی
ہے۔

میں سچ کہہ رہا ہوں گنڈپ، سوانگ نے اعتماد کے ساتھ کہا تم نے اپنی
آنکھوں سے گھوڑے کو غائب ہوتے دیکھا ہے پھر بھی تم یقین نہیں کر
رہے آؤ، ہم لوگوں کا یہاں ٹھہرنا خطرناک بات ہو گی وہ چڑیل کسی
وقت بھی ہم پر حملہ کر سکتی ہے۔

عنبر نے بھی ہاں میں ہاں ملا دی۔

ہاں گنڈپ بھائی سوانگ ٹھیک کہتا ہے ہمیں یہاں سے چلے جانا
چاہیے کیوں کہ سفید گھوڑے کو غائب ہوتے دیکھا ہے پھر بھی تم یقین
نہیں کر رہے آؤ ہم لوگوں کا یہاں ٹھہرنا خطرناک بات ہو گی، وہ
چڑیل کسی وقت بھی ہم پر حملہ کر سکتی ہے۔

عنبر نے بھی ہاں میں ہاں ملا دی۔

ہاں گنڈپ بھائی سوانگ ٹھیک کہتا ہے ہمیں یہاں سے چلے جانا
چاہیے کیوں کہ سفید گھوڑے کو غائب ہوتے میں نے بھی دیکھا ہے۔

سوانگ عنبر ناگ اور گنڈپ جلدی سے مکان کے اندر چلے گئے
سوانگ نے مکان کے دروازے کو صرف اتنا ہی کھولا کہ اس میں سے
ایک آدمی بمشکل اندر داخل ہو سکے وہ غیبی چڑیل کو مکان کے اندر
داخل ہونے سے روکنا چاہتا تھا اندر آ کر سوانگ نے جلدی سے
دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی وہ چاروں سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور سوچنے
لگے کہ اس غیبی چڑیل سے کیسے پیچھا چھڑایا جائے۔

گنڈپ نے کہا۔

میرے خیال میں ہمیں جھاڑیوں میں آگ لگا دینی چاہیے تھی کیونکہ
میں نے سن رکھا ہے کہ جہاں آگ ہو وہاں چڑیلیں نہیں آیا کرتیں۔

سوانگ نے کہا۔

ٹھیک ہے مگر اب وقت گزر گیا ہے ہم اس مکان کو تو آگ نہیں لگا سکتے

ناگ بولا۔

اگر ایک غیبی چڑیل ہمارا پیچھا کر رہی ہے تو پھر کیا ہوا ہم ہمیشہ چار
دیواری کے اندر بیٹھ کر صلاح مشورہ کریں گے اس طرح سے ہمارا
راز اس پر ظاہر نہیں ہوگا اور جب اسے پتہ ہی نہیں چلے گا کہ ہم کیا کرنا
چاہتے ہیں تو پھر وہ ہمیں کیا نقصان پہنچا سکے گی؟

عنبر بولا۔

ناگ کا خیال ٹھیک ہے اس کے سوا ہم کچھ اور کر بھی نہیں سکتے۔

سوانگ نے کہا۔

میرا ارادہ کچھ اور ہے میں کچھ اور سوچ رہا ہوں میرا خیال ہے کہ میں
کسی یہاں کے جادوگر سے ملوں اور اس سے اس غیبی چڑیل کا کوئی
ایسا توڑ پوچھوں جس سے یہ ہمیشہ کے لئے ختم کی جا سکے۔

عنبر اور ناگ ہوشیار ہو گئے سوانگ نے گنڈپ سے پوچھا کہ وہاں
کوئی ایسا جادوگر ہے جو جن بھوتوں کا توڑ کرنا جانتا ہو؟ گنڈپ نے کہا

رازاس پر ظاہر نہیں ہوگا اور جب اسے پتہ ہی نہیں چلے گا کہ ہم کیا کرنا
چاہتے ہیں تو پھر وہ ہمیں کیا نقصان پہنچا سکے گی؟
عنبر بولا۔ ناگ کا خیال ٹھیک ہے اس کے سوا ہم کچھ اور کر بھی نہیں
سکتے۔ سوانگ نے کہا۔ میرا ارادہ کچھ اور ہے میں کچھ اور سوچ
رہا ہوں میرا خیال ہے کہ میں کسی یہاں کے جادوگر سے ملوں اور اس
سے اس غیبی چڑیل کا کوئی ایسا توڑ پوچھوں جس سے یہ ہمیشہ کے لئے
ختم کی جا سکے۔ عنبر اور ناگ ہوشیار ہو گئے سوانگ نے گنڈپ سے
پوچھا کہ وہاں کوئی ایسا جادوگر ہے جو جن بھوتوں کا توڑ کرنا جانتا ہو؟
گنڈپ نے کہا کہ وہ ایک جادوگر کو جانتا ہے سوانگ نے کہا کہ اسے
ابھی لے کر یہاں آو۔
میں اس چڑیل سے سب سے پہلے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

جلتی کھوپڑی

رات کا کھانا بھی انہوں نے کوٹھڑی میں ہی بیٹھ کر کھایا۔ کھانے کے
بعد گنڈپ چپکے سے دروازے کو ذرا سا کھول کر جادوگر کو بلانے باہر
نکل گیا ماریا نے ان لوگوں کی باتیں نہیں سنی تھیں عنبر اور ناگ کو اتنا
وقت نہیں ملا تھا کہ وہ ماریا کو خبردار کر دیتے کہ سوانگ جادوگر کو بلا رہا
ہے اس لئے وہ مکان کے ارد گرد مت آئے ماریا اس وقت بڑے
مزے سے مکان کے سامنے گھوڑے پر سوار بیٹھی تھی اور سوچ رہی تھی
کہ گھوڑا کون سی خفیہ جگہ پر باندھے تا کہ وہ رات مکان کی چھت پر
آرام سے بسر کر سکے اس نے گنڈپ کو کوٹھڑی سے باہر نکل کر ایک

طرف جاتے دیکھا اس نے سوچا کہ وہ کسی کام کو جا رہا ہوگا۔

ماریا کو کیا معلوم تھا کہ وہ اسے ہلاک کروانے کی سازش پر عمل کرنے جا رہا ہے وہ بڑے اطمینان سے گھوڑے پر بیٹھی اسے دیکھتی رہی گنڈپ نظروں سے اوجھل ہوگیا تو اس نے مکان کے پیچھے جا کر ایک گری ہوئی پرانی دیوار کی اوٹ میں گھوڑے کو باندھا اور خود مکان کی چھت پر چڑھ گئی یہاں اس نے کمبل بچھایا۔

اور لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگی آج عنبر اور ناگ نے اسے کھانا نہیں پہنچایا تھا چنانچہ اس نے ایک درخت پر سے انجیریں توڑ کر کھالی تھیں اور پیٹ کی آگ بجھالی تھی۔

ماریا مکان کی چھت کے اوپر کمبل بچھائے سو رہی تھی اس کا گھوڑا مکان کے پچھواڑے گری ہوئی دیوار کی اوٹ میں بندھا ہوا تھا۔ مکان کے اندر سوانگ عنبر اور ناگ جادوگر کی راہ دیکھ رہے تھے اور گنڈپ جادوگر

کو بلانے گیا ہوا تھا سوانگ عنبر سے کہہ رہا تھا۔

میں اس دفعہ اس غیبی چڑیل کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کام تمام کر دوں گا وہ اب کے میرے وار سے بچ نہیں سکے گی جادوگر سے ایسا ٹونا معلوم کروں گا کہ اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔

عنبر اوپرے دل سے کہہ رہا تھا۔

کیوں نہیں سوانگ بھائی ہمیں اس بلا سے ضرور پیچھا چھڑانا چاہیے یہ تو ہمارے لیے ایک ہمیشہ کا خطرہ بن کر پیچھے لگ گئی ہے۔

ناگ نے بھی کہا۔

کاش یہ اندھے کنوئیں میں ہی ہلاک کر دی جاتی تو آج ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

سوانگ نے ڈٹ کر کہا۔

پھر کیا ہوا میں اس دفعہ اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا میرا نام بھی سوانگ

ہے میں نے ساری عمر مردوں کی پوجا کرتے گزاری ہے میں ان بھوتوں اور چڑیلوں سے خوب واقف ہوں ذرا مجھے جادوگر سے مشورہ کر لینے دو پھر دیکھنا میں اس غیبی چڑیل کو کیسے تگنی کا ناچ نچاتا ہوں۔

ناگ کو دل پر جبر کر کے سوانگ کے منہ سے ماریا کے خلاف باتیں سننی پڑ رہی تھیں ان دونوں کے دل میں بس ایک ہی بات تھی کہ کسی طرح ان میں سے کوئی باہر جا کر ماریا کو تلاش کر کے ساری سازش سے خبردار کر دے مگر سوال یہ تھا کہ باہر جا کر ماریا کو کون آوازیں دے دے کر بلائے عنبر اور ناگ میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں تھا کہ ماریا کہاں ہے وہ مجبوراً خاموش ہو کر اپنے اپنے بستروں پر بیٹھے سوانگ کی باتیں سن رہے تھے۔

ادھر گنڈپ جادوگر کے ہاں پہنچ گیا تھا۔

یہ جادوگر بڑا مکار اور خوف ناک آدمی تھا۔اس کی آنکھیں سانپ کی

طرح سرخ تھیں سارا جسم کالا سیاہ تھا سر کے بال سانپوں کی طرح اس کے اس کندھوں پر جھول رہے تھے وہ ایک بلی کو کندھے پر بٹھائے اپنی کوٹھڑی میں بیٹھا تھا طاق میں ایک دیا جل رہا تھا گنڈپ نے اندر جا کر ہاتھ جوڑے اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا جادوگر نے پوچھا۔

کہو گنڈپ بیٹا، کیسے آنا ہوا۔؟

گنڈپ نے کہا۔

مہاراج ایک غیبی چڑیل کے ہاتھوں بڑا تنگ ہوں وہ کسی کو دکھائی نہیں دیتی میرے گھر میں آ کر میری بھینسوں کو ہلاک کر جاتی ہے میرا اس نے بڑا نقصان کیا ہے اب کہتی ہے کہ وہ مجھے بھی کھا جائے گی میں نے اسے کہا کہ میں سوامی جی جادوگر کے پاس تمہارا توڑ لینے جا رہا ہوں تو وہ کڑک کر بولی میں اس سوامی جادوگر کو بھی کھا جاؤں گی۔

اس بات پر مکار جادوگر اچھل پڑا اور نفرت سے کڑک کر بولا۔

اس حرام خور چڑیل کی یہ جرات کہ میرے منہ آئے؟ مجھ کو کھا جانے کی گستاخی کرے۔

گنڈپ بولا۔

سوامی جی مہاراج، اس کمینی چڑیل نے بالکل ایسا ہی کہا تھا۔ میں تو خود اس کی اس گستاخی سے غصے میں آ گیا تھا مگر مہاراج میں کیا کر سکتا تھا وہ تو مجھے نظر ہی نہیں آ رہی تھی۔

جادوگر اٹھ کر بولا۔

کہاں ہے وہ کمینی چڑیل۔ چلو مجھے اپنے گھر لے چلو۔ میں ابھی اسے بھون کر کھا جاؤں گا۔

گنڈپ نے کہا۔

وہ میرے گھر کے آس پاس منڈلا رہی ہے سرکار۔ جادوگر نے کڑک کر کہا۔

میں ابھی اسے جلا کر بھسم کر دوں گا چلو میرے ساتھ چلیے مہاراج۔

گنڈپ جادوگر سوامی کو لے کر اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ بہت جلد جادوگر گنڈپ کے مکان میں آ گیا یہاں سوانگ عنبر اور ناگ پہلے ہی سے بیٹھے تھے سوانگ نے اٹھ کر جادوگر سے ہاتھ ملایا اور اسے غیبی چڑیل کے بارے میں اور ابھی ایسی باتیں بیان کیں کہ جادوگر کو زیادہ تاؤ آ گیا۔

سوانگ نے کہا۔

سوامی جی، غیبی عورت تو کسی جادوگر کو کچھ نہیں سمجھتی وہ کہتی ہے کہ میں اس سے پہلے کتنے ہی جادوگروں کو مار چکی ہوں اب آپ خود غور کر لیں کہ آپ کا کس قسم کی چڑیل کے ساتھ پالا پڑا ہے۔

جادوگر نے غصے میں کہا۔

سوانگ زیادہ باتیں مت بناؤ تم ابھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ

میں کیسے اس نابکار غیبی چڑیل کو قابو کرتا ہوں وہ میرے پنجے سے نکل
کر کہیں نہیں جا سکتی۔

اس کے بعد جادوگر نے اپنے جھولے میں سے ایک مردے کی
کھوپڑی نکالی پھر کچھ ہڈیاں باہر رکھ دیں درمیان میں آگ جلا کر
کھوپڑی اپنے ہاتھوں میں پکڑ لی دوسرے ہاتھ سے منہ میں منتر پڑھ
پڑھ کر آگ میں خاک ڈالنے لگا عنبر اور ناگ کو بس ایک ہی فکر تھا کہ
کہیں سچ مچ اس کے جادو کا اثر ماریا پر نہ ہو جائے لیکن یہ ان کا وہم تھا
ماریا پر جس جادوگر نے جادو کیا تھا وہ افراسیاب کا خاص جادوگر تھا اس
پر اب سوائے خود افراسیاب کے اور کسی جادوگر کا اثر نہیں ہو سکتا تھا
چنانچہ چھت کے نیچے جادوگر منتر پڑھ پڑھ کر کھوپڑی پر پھونکتا رہا اور
چھت کے اوپر ماریا بڑے آرام سے سوئی رہی۔

سوانگ اور گنڈپ بے چین ہو رہے تھے کہ جادوگر کے جادو کا اثر

کیوں نہیں ہو رہا۔ مگر ان میں اتنی جرات نہیں تھی کہ وہ اس سے نہ
پوچھیں وہ خاموشی مگر بے چینی سے جادوگر کو منتر پڑھتے دیکھ رہے تھے
ان کے خیال کے مطابق جادوگر کو اب تک معلوم ہو جانا چاہیے تھا کہ
غیبی چڑیل کہاں ہے مگر وہاں کچھ بھی ظاہر نہیں ہو رہا تھا پھر بھی جادو
جادو ہوتا ہے جادوگر کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکنے کا اتنا اثر ضرور ہوا کہ
وہ آگ میں راکھ کی چٹکی پھینکتے پھینکتے اچانک رک گیا۔

سوانگ نے ہاتھ جوڑ کر پوچھا۔

مہاراج غیبی چڑیل کا کچھ پتہ چلا؟

جادوگر نے لال لال آنکھیں گھما کر کہا۔

میرے جادو نے مجھے بتایا ہے کہ وہ غیبی چڑیل یہیں کسی جگہ پر بیٹھی
ہے یا شاید سو رہی ہے۔

گنڈپ نے جلدی سے کہا۔

مہاراج یہ بھی پتہ کریں کہ وہ کہاں ہے۔؟

بک بک بند کرو میں یہی تو معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں بیچ میں مت بولو مجھے جادو کرنے دو۔

گنڈپ نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

جو حکم مہاراج۔

جادوگر نے دوبارا منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتے شروع کر دیے اس کے جادو نے صرف اتنا اثر کیا تھا کہ جادوگر کو بتا دیا تھا کہ غیبی چڑیل کہیں اس کے بہت ہی قریب سو رہی ہے وہ کہاں ہے؟ کس جگہ پر ہے یہاں اس کا جادو بے بس معلوم ہو رہا تھا جادوگر اندر ہی اندر خود بھی پریشان ہو گیا تھا کیونکہ اس نے بڑے لمبے لمبے دعوے کیے تھے اور لوگوں کے سامنے بڑی ڈینگیں ماری تھیں مگر پتہ کچھ بھی نہیں چل رہا تھا آخر اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

غیبی چڑیل کہیں اسی جگہ پر ہے میری کھوپڑی کہہ رہی ہے کہ وہ اسی کمرے میں یا اس کمرے سے باہر کسی جگہ لیٹی ہوئی ہے۔

سوانگ نے کہا۔

مہاراج کیوں نہ پہلے اس کا گھوڑا تلاش کیا جائے، اگر گھوڑا مل گیا تو ہمیں اس کے یہاں ہونے کا ثبوت مل جائے گا۔

جادوگر نے اسے جھاڑتے ہوئے کہا۔

خاموش بے وقوفوں ایسی باتیں نہ کرو گھوڑے کی تلاش کرنے کی بجائے ہم خود غیبی چڑیل کو ہی کیوں نہ تلاش کریں آؤ میرے ساتھ عنبر اور ناگ بھی ساتھ اٹھنے لگے تو جادوگر نے چیخ کر کہا۔

اتنا میلہ بنا کر میرے ساتھ نہ چلو۔ سوانگ اور گنڈپ کافی ہیں تم لوگ اسی جگہ بیٹھے رہو، ہم ابھی غیبی چڑیل کو پکڑ کر لاتے ہیں۔

وہ تینوں کمرے سے باہر نکل گئے عنبر نے ناگ سے کہا۔

ناگ بھائی کہیں یہ کم بخت ماریا کو پکڑ ہی نہ لیں۔

ناگ نے ہاتھ جھٹک کر کہا۔

عنبر بھائی کیسی بچوں ایسی باتیں کر رہے ہو ماریا کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلی اور پھر اس پر کسی کا جادو نہیں چل سکتا اس پر ایک بہت بڑے جادوگر کا سایہ ہے وہ یونہی کسی کے قابو میں آنے والی نہیں بلکہ مجھے تو خطرہ ہے کہ کہیں ان لوگوں کی ماریا کے ہاتھوں پٹائی نہ ہو جائے۔

عنبر نے کہا۔

اگر ایسا ہو جائے تو مزہ آ جائے۔

فکر نہ کرو ایسا ہی ہوگا۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ سوانگ وغیرہ کی موت انہیں گھیر کر باہر لے گئی ہے۔

وہ کوٹھڑی کے اندر یہ باتیں کر رہے تھے اور کوٹھڑی کے باہر رات کے اندھیرے میں مشعلیں ہاتھ میں لیے گنڈپ اور سوانگ جادوگر پیچھے

پیچھے چل رہے تھے جادوگر کے ہاتھ میں جو کھوپڑی تھی وہ بار بار جل جاتی تھی اور جادوگر کو بتا دیتی تھی کہ غیبی چڑیل کس جگہ چھپی ہوئی ہے۔

جادوگر مر گیا

جادوگر کھوپڑی لے کر چھت پر جانے والی سیڑھی کے پاس آ گیا، اچانک وہاں پہنچ کر کھوپڑی اس کے ہاتھ میں زور سے ہلی ....جادوگر نے اپنی لال لال آنکھیں گھما کر کہا۔

وہ مارا........غیبی چڑیل یقیناً چھت کے اوپر سو رہی ہے۔

اور وہ سارے جادوگر سمیت چھت کی سیڑھیاں اوپر چڑھنے لگے خدا کا کرنا کیا ہوا کہ ماریا نے سوتے میں محسوس کیا کہ اس کے ارد گرد کچھ شور سا پیدا ہو رہا ہے اس کی آنکھ کھل گئی اسے یوں لگا جیسے کوئی شخص سیڑھیاں چڑھ رہا ہے ماریا اٹھ کر بیٹھ گئی پھر وہ جلدی سے چھت کے ایک طرف ہو گئی اس نے دیکھا کہ مشال کی روشنی میں تین آدمی

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آ رہے ہیں جادوگر مردے کی کھوپڑی ہاتھ میں پکڑے آگے آگے تھا ماریا فوراً سمجھ گئی کہ ان لوگوں کو اس کی موجودگی کا پتہ چل گیا ہے اور اب وہ جادوگر کو بلا کر اس سے منتر کروا کر پکڑنا چاہتے ہیں ماریا ہوشیار ہو گئی۔

جادوگر کی کھوپڑی کمال کر رہی تھی کم بخت کسی ایسے چالاک مردے کی تھی کہ جدھر ماریا چھپی کھڑی تھی وہ ادھر کو ہی منہ کر کے حرکت کر رہی تھی جادوگر نے اب ایک نیزہ ہاتھ میں پکڑ لیا تھا پھر اچانک نیزہ اس نے ہوا میں مار دیا، وہ نیزہ ماریا کے بالکل قریب آ کر چھت پر گر پڑا ماریا سہم کر پرے ہو گئی کمینے جادوگر کو کھوپڑی نے بالکل ٹھیک ٹھیک بتا دیا تھا کہ ماریا کس جگہ پر کھڑی ہے ماریا پریشان ہو گئی اب اس کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ اپنا بچاؤ کرے ورنہ اس کی زندگی خطرے میں تھی وہ نہتی تھی اس کے پاس نہ تلوار تھی نہ نیزہ۔ وہ پھر کیسے اپنی جان

کی حفاظت کرتی وہ زمین پر گرا ہوا نیزہ اٹھانے لگی تو جادوگر نے آگے بڑھ کر نیزہ اٹھالیا۔

نیزہ اٹھا کر وہ کھوپڑی کی طرف دیکھنے لگی کہ جدھر وہ رخ کرے ادھر وہ حملہ کردے کھوپڑی اسی طرف اشارہ کر رہی تھی جس طرف ماریا سہمی ہوئی چھت پر کھڑی تھی ہاتھ میں نیزہ اٹھا ہوا تھا اور اس کی سیدھ بالکل ماریا کی طرف تھی جادوگر کو ماریا نظر تو نہیں آ رہی تھی مگر کھوپڑی اسے ٹھیک بتا رہی تھی کہ ماریا کس طرف ہے چنانچہ وہ اسی سمت کو نیزے کا رخ کر کے حملہ کرنے ہی والا تھا ماریا کو یقین ہو گیا کہ اگر اب اس نے نیزہ مارا تو وہ اس کے وار سے بچ نہ سکے گی پھر وہ کیا کرے؟

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ جادوگر نے ایک زوردار بڑھک مار کر نیزہ ماریا کی طرف زور سے پھینک دیا نیزے کی نوک ماریا کے کرتے کو

پھاڑتی ہوئی چھت کی زمین میں گھس گئی اب ماریا کے لیے وقت ضائع کرنا اپنی موت کو آواز دینے کے برابر تھا اس نے ایک لمحے کے اندر اندر چھت کے کچے فرش پر گڑا ہوا نیزہ کھینچا اور اسے ہاتھوں میں تول کر پوری قوت سے جادوگر کے سینے کا نشانہ لے کر پھینک دیا اس کا خیال تھا کہ جادوگر بچ جائے گا لیکن خوف اور دہشت کے مارے اس نے جو نشانہ لیا تھا وہ ٹھیک نشانہ ثابت ہوا نیزہ سیدھا جادوگر کے دل میں اتر کر جسم کے آر پار ہو گیا اس کے ساتھ ہی جادوگر کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ الٹ کر دوسری طرف جا گرا گنڈپ اور سوانگ پاگلوں کی طرح جادوگر کو تکنے لگے جو چھت کے فرش پر خون میں لت پت تڑپ رہا تھا وہ خود ڈر گئے تھے ان کا خیال تھا کہ اب ان کی باری ہے اور غیبی چڑیل ان کو بھی ہلاک کر دے گی۔

جادوگر کا انجام انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا وہ اب وہاں

سے بھاگ جانا چاہتے تھے ماریا ایک طرف ہٹ کر کھڑی ان دونوں
کو دیکھتی رہی سوانگ نے سرگوشی میں گنڈپ سے کہا۔

جادوگر کو نیچے لے چلو۔ خون زیادہ بہہ گیا تو وہ زندہ نہ بچ سکے گا۔

گنڈپ نے جھک کر دیکھا کہ سوامی جادوگر کی روح اپنا سارا کالا علم
لے کر اس دنیا سے کوچ کر چکی ہے اس کا جادو خود اس کی اپنی زندگی
بچانے میں کوئی کام نہیں آیا تھا گنڈپ نے جادوگر کے سینے پر کان
رکھ کر کہا۔

سوانگ یہ تو بے چارا اگلی دنیا کو چلا گیا۔

جادوگر اتنی آسانی سے نہیں مرا کرتے۔ وہ ابھی زندہ ہوگا، نہیں بھائی تم
خود دیکھ لو جادوگر کے دل کی حرکت بند ہو چکی ہے اور ایک بار دل
دھڑکنا بند ہو جائے تو پھر اسے دنیا کی کوئی طاقت دوبارہ زندہ نہیں کر
سکتی۔

سوانگ نے کہا۔

بھگوان کے لئے نیچے چلے چلو یہاں تو جادوگر کے بعد ہماری زندگیاں
بھی خطرے میں ہیں وہ غیبی چڑیل ہمیں بھی زندہ نہیں چھوڑے گی
یہاں سے بھاگ چلو۔

آؤ۔

اور وہ دونوں نیچے جھک جھک کر چھت پر سے گزر کر سیڑھیاں اترنے
لگے آخری سیڑھی پر ماریا ہاتھ میں لکڑی کا ڈنڈا لیے کھڑی تھی جوں ہی
سوانگ اور گنڈپ اس کے قریب سے گزرنے لگے تو ماریا نے زور
سے ڈنڈے کا ایک ہاتھ سوانگ کے سر پر دے مارا سوانگ چکرا کر گر
پڑا اس عرصے میں عنبر اور ناگ بھی کمرے سے نکل کر باہر آچکے تھے۔

کیا ہوا سوانگ بھائی کو؟

گنڈپ نے کہا۔

کچھ نہیں، یوں ہی چکرا کر گر پڑا ہے آؤ اسے اٹھا کر اندر لے آتے ہیں۔

ناگ نے پوچھا۔

جادوگر کہاں ہے کیا اس نے غیبی چڑیل کو پکڑا نہیں۔؟

گنڈپ بولا۔

جادوگر کو غیبی نے اسی کا تیزہ مار کر قتل کر دیا ہے اوپر چھت پر اس کی لاش پڑی ہے ہم لوگوں کی جانیں بھی خطرے میں ہیں جلدی سے یہاں سے کوٹھڑی میں بھاگ چلو۔

عنبر اور ناگ دل میں بڑے خوش ہوئے کہ ماریا کو مار ڈالنے کی نیت لے جانے والے کا خود ہی کام تمام ہو گیا ماریا نے یہ کام بڑی ہمت اور جرات کا کیا تھا پھر بھی وہ وہاں کھلم کھلا خوشی کا اظہار نہیں کر سکتے تھے چنانچہ وہ گنڈپ کے ساتھ ہی سوانگ کو اٹھا کر کوٹھڑی کے اندر

لے آئے ماریا اوپر بڑے آرام سے چھت پر بیٹھی جادوگر کی لاش کو غور سے دیکھتی رہی پھر وہ اٹھ کر سیڑھیوں سے نیچے آئی اور صحن میں ایک طرف خشک چارے کے ڈھیر پر لیٹ کر آرام کرنے لگی رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی۔

جادوگر کی لاش اوپر ہی پڑی تھی کوٹھڑی کے اندر سوانگ کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے ہوش میں لایا گیا ہوش میں آتے ہی اس نے سہم کر پوچھا۔

گنڈپ تو خیریت سے ہے۔؟

ہاں سوانگ بھائی میں خیریت سے ہوں کم بخت غیبی چڑیل نے آخر اپنا کام کر ہی دکھایا جادوگر بے چارے کو ہلاک کر دیا اور تمہیں ڈنڈا مار کر بے ہوش کر دیا مگر کوئی بات نہیں میں اس سے گن گن کر بدلے لوں گا۔

اندھیری گلی والی حویلی

جادوگر کی لاش ابھی تک چھت پر پڑی تھی۔

ماریا کو اگرچہ بہت نیند آ رہی تھی مگر وہ صحن میں سوکھے چارے کے ڈھیر پر لیٹی بڑی چوکس تھی اور جاگ رہی تھی اسے شک تھا کہ کہیں ان لوگوں نے کسی دوسرے جادوگر کو نہ بلا لیا ہو اور دوسرے حملے کی تیاریاں نہ کر رہے ہوں گنڈپ نے کہا۔

میں جادوگر کی لاش کو چھت پر سے نیچے لا کر کسی جگہ دفن کر دینا چاہتا ہوں نہیں تو ایسا نہ ہو کہ ہم پر جادوگر کے قتل کا الزام لگ جائے۔

عنبر بولا۔

کیا یہ ضروری ہے۔؟

ہاں بہت ضروری ہے۔ سوانگ نے کہا، میں اور تم گنڈپ کے ساتھ اوپر جاتے ہیں اور جادوگر کی لاش کو نیچے لا کر مکان کے پچھواڑے زمین میں دفن کر دیتے ہیں یہ کام رات کے اندھیرے میں ہی ہو جانا چاہیے نہیں تو دن نکل آیا تو پھر مشکل ہو جائے گی اور لوگوں کو پتہ چل جائے گا۔

عنبر، سوانگ اور گنڈپ کمرے سے نکل کر چھت پر جادوگر کی لاش لینے چلے گئے ماریا نے میدان صاف دیکھا تو کمرے کے اندر آ گئی اندر ناگ اکیلا بیٹھا تھا ماریا نے اس سے پوچھا کہ یہ جادوگر کب آیا تھا؟

ناگ نے کہا۔

ماریا بہن، ہم اندر بڑی مشکل میں پھنسے ہوئے تھے سوانگ کی وجہ سے ہم باہر نہیں نکل سکتے تھے ہمیں یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ تم کہاں ہو نہیں تو

تمہیں کسی طرح سے ضرور خبردار کر دیتے کہ جادوگر یہاں آرہا ہے تم
کسی دوسری جگہ چلی جاؤ۔ ہمیں تو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ تم اوپر چھت
پر آرام کر رہی ہو۔

ماریا نے کہا۔

میرے لئے یہی ایک راستہ رہ گیا تھا اگر میں جادوگر کو ہلاک نہ کرتی تو
وہ مجھے ہلاک کر دیتا کم بخت کا جادو اتنا ضرور سچا تھا کہ اسے یہ پتہ چل
گیا تھا کہ میں کس جگہ کھڑی ہوں اس کا دوسرا نیزہ تو میری قمیض کو
پھاڑ کر نکل گیا تھا اگر میں ذرا پرے نہ ہٹتی تو اب تک مر چکی ہوتی۔

ناگ بولا۔

تم نے بڑا اچھا کیا جو اس مکار جادوگر کو جہنم میں پہنچا دیا کمبخت نے
اپنے جادو سے نہ جانے اب تک کتنے لوگوں کو تہ تیغ کیا ہوگا۔ سوال یہ
ہے کہ اب تم کہاں ہو۔؟

ماریا نے کہا۔

میں باہر سوکھے چارے کے ڈھیر پر بیٹھی صبح ہونے کا انتظار کر رہی
ہوں یہ لوگ اوپر کیا کرنے گئے ہیں۔؟

جادوگر کی لاش کو چھت سے اٹھا کر مکان کے پچھواڑے دفن کر دینا
چاہتے ہیں تاکہ کوئی ثبوت باقی نہ رہے۔

ماریا بولی۔

ٹھیک ہے۔ اس جادوگر کا زمین کے اندر چلے جانا ہی بہتر ہے میں
چارے کے ڈھیر پر بیٹھی آرام کر رہی ہوں میرا خیال ہے صبح یہ لوگ
یہاں سے چل پڑیں گے۔

میرا اپنا بھی خیال یہی ہے اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو میں چارے کے
ڈھیر کے پاس آکر تمہیں خبردار کر دوں گا۔

میرا خیال ہے وہ لوگ لاش اٹھا کر نیچے آرہے ہیں میں جاتی ہوں۔

یہ کہہ کر ماریا کمرے سے باہر نکل گئی۔

اتنے میں عنبر سوانگ اور گنڈپ اوپر سے جادوگر کی لاش اٹھانے نیچے آ
گئے انہوں نے لاش کو چارے کے ڈھیر کے پاس اسی جگہ رکھ دیا
جہاں قریب ہی ماریا بیٹھی ہوئی تھی مگر کوئی بھی اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

سوانگ یہاں صحن میں ہی گڑھا کھود ڈالو۔

بہتر ہے۔

سوانگ عنبر اور ناگ نے صحن میں گڑھا کھودنا شروع کر دیا جب گڑھا
تیار ہو گیا تو انہوں نے جادوگر کی لاش کو اس میں ڈال کر اوپر سے مٹی
ڈال دی اور چارہ اٹھا کر اوپر بکھیر دیا تا کہ کسی کو ذرا سا بھی شک نہ
ہونے پائے کہ یہاں کسی کی لاش دفن ہے اس کام سے فارغ ہو کر
گنڈپ نے کہا۔

جادوگر کی موت سے مجھے بڑا صدمہ ہوا ہے مگر کیا کیا جائے اس کی

موت اس طرح لکھی تھی لیکن اب ہمیں بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت
ہے کیونکہ غیبی چڑیل کو کھلی چھٹی مل گئی ہے ہو سکتا ہے وہ یہاں بیٹھی
ہماری باتیں سن رہی ہو۔

ناگ نے کہا۔

پھر تو ہمیں پچھلے پہر خاموشی سے یہاں سے کوچ کر جانا چاہیے۔

سوانگ نے کہا۔

خاموش، چپکے سے اندر آ جاؤ۔ یہ باتیں اندر جا کر کریں گے مگر خبردار
دروازہ اس طرح کھولنا کہ ہمارے سوا کوئی دوسرا اندر داخل نہ ہو سکے
گنڈپ نے جا کر کوٹھڑی کا دروازہ تھوڑا سا کھولا اور اس کے درمیان
کھڑا ہو گیا پھر اس نے ایک ایک کر کے سوانگ عنبر اور ناگ کو اندر
داخل کیا اور آخر میں جلدی سے خود بھی اندر داخل ہو کر دروازہ فوراً بند
کر دیا دروازے پر کنڈی لگا کر وہ بیٹھ گیا۔

میری تجویز یہ ہے کہ ہم ایک ایک کر کے یہاں سے نکلیں اور شہر کے اندر والی حویلی میں پہنچ جائیں۔

گنڈپ کی اس تجویز پر سوانگ نے حامی بھرتے ہوئے کہا، بڑی معقول تجویز ہے ہمارا یہاں رہنا خطرے سے خالی نہیں یہاں غیبی چڑیل ہر وقت ہماری نگرانی کرتی رہے گی اور ہم ولی عہد شہزادے کو قتل نہ کر سکیں گے شہر کے اندر والی حویلی بڑی چھپی ہوئی جگہ پر ہے۔

گنڈپ نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ عنبر اور ناگ کو اس حویلی کا پتہ معلوم نہیں ہوگا۔

عنبر نے کہا۔

استاد گنڈپ، ہم تو نئے جنگلوں سے آئے ہیں ہمیں تمہاری شہر کی اندر والی خفیہ حویلی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔

سوانگ بولا۔

تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ میں عنبر کو لے کر یہاں سے پہلے نکلتا ہوں اور گنڈپ تم ناگ کو لے کر میرے پیچھے پیچھے آ جانا، مگر خبردار اتنا خیال رہے کہ غیبی چڑیل کو ہمارا سراغ نہ ملنے پائے اگر اسے علم ہو گیا تو وہ ہمارا پیچھا کرے گی۔

گنڈپ کہنے لگا۔

تم فکر نہ کرو میں بڑی ہوشیاری سے ناگ کو لے کر چلوں گا اب تم پہلے عنبر کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ، حویلی کے پچھلے دروازے کی چابی دہلیز کی اینٹ اکھاڑ کر نکال لینا۔

سوانگ نے کہا۔

بہت اچھا۔ آؤ عنبر بھائی۔

چلو۔

سوانگ نے عنبر کو ساتھ لیا اور بڑی خاموشی سے دروازہ کھول کر صحن کی

دیوار کے ساتھ رینگ کر وہ مکان سے باہر آ گیا یہاں وہ
دونوں تالاب کے کنارے سے ہو کر شہر کو جانے والی کچی
سڑک پر آ گئے اور پھر چپکے سے شہر کے اندر داخل ہو گئے گنڈپ کی
خفیہ حویلی شہر کیتھے کے اندر گنجان آباد محلے میں تھی یہ ایک تنگ اور
اندھیری گلی تھی جس کے آخر میں حویلی کا دروازہ تھا اس کا پچھلا دروازہ
ایک دوسری تنگ و تاریک گلی میں تھا سوانگ عنبر کو لے کر حویلی کے
پچھلے دروازے پر آ گیا۔

اس نے دہلیز کی اینٹ اکھاڑ کر نیچے سے چابی نکالی اور دروازہ کھول کر
حویلی کے اندر داخل ہو گیا یہ حویلی بڑی ہی خستہ حالت میں تھی چھتوں
سے جالے لٹک رہے تھے زمین پر گرد پڑی تھی۔

سوانگ عنبر کو حویلی کے اندر ایک تہہ خانے میں لے گیا جہاں اس قدر
اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہیں دیتا تھا سوانگ نے شمع جلا کر طاق

میں رکھ دی عنبر نے شمع کی روشنی میں دیکھا کہ تہہ خانے میں دو چار تخت
پوش بچھے تھے دیواروں پر تیز تلواریں اور تیر کمان لٹک رہے تھے
کونے میں مٹی کے بڑے بڑے مٹکوں میں شاید چاول اور اناج بھرا
ہوا تھا۔

سوانگ نے کہا۔

یہ جگہ کیسی ہے عنبر۔؟

عنبر نے کہا۔

سوانگ بھائی پہلے والے مکان سے تو یہ جگہ اس لحاظ سے ہزار درجے
بہتر ہے کہ یہاں کم از کم غیبی چڑیل تو ہم کو نہ دیکھ سکے گی۔؟

سوانگ نے کہا۔

مجھے یقین ہے ہمیں چڑیل نے نہیں دیکھا ہو گا اب ان لوگوں کو بھی
بڑی ہوشیاری سے یہاں تک آنا چاہیے اگر انہیں غیبی چڑیل نے دیکھ

لیا تو پھر ہمارا یہاں رہنا بھی بے کار ہو گا لیکن خیر کوئی بات نہیں اگر ایسی ویسی بات ہو گئی تو میں ایک بار پھر غیبی چڑیل کو ہلاک کرنے کی کوشش کروں گا اور اس دفعہ وہ میرے ہاتھ آ گئی تو بچ نہ سکے گی۔

عنبر نے کہا۔

اگر وہ میرے قابو میں آ گئی تو میں بھی اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

ادھر گنڈپ بھی ناگ کو لے کر اپنی طرف سے بڑی ہوشیاری کے ساتھ گھر سے باہر نکل آیا، اس کا خیال تھا کہ ماریا نے اسے نہیں دیکھا ہو گا مگر اس نے تو پہلے سوانگ کو بھی جاتے دیکھ لیا تھا اور اب گنڈپ کو بھی ناگ کے ساتھ چھپ چھپ کر گھر سے نکلتے دیکھ رہی تھی اس نے گنڈپ کا پیچھا کرنا شروع کر دیا گھوڑا اس نے اسی جگہ رہنے دیا عجیب اتفاق تھا کہ اس کے گھوڑے کی کسی نے بھی تلاش نہیں کی تھی۔

گنڈپ ناگ کو لے کر شہر کے گنجان آباد محلے کی تنگ و تاریک گلی میں

حویلی کے باہر لے آیا ماریا بھی ان کے ساتھ ساتھ تھی۔

گنڈپ ناگ کے ساتھ حویلی میں داخل ہو گیا اور اس نے دروازہ زور سے بند کر لیا اس معاملے میں گنڈپ کامیاب ہو گیا تھا کہ اس نے ماریا کو حویلی کے اندر داخل ہونے کی مہلت نہیں دی تھی یہ لوگ تو حویلی کے اندر چلے گئے اور اب ماریا باہر اکیلی رہ گئی وہ تنگ سی گلی میں اکیلی کھڑی تھی دن نکل آیا تھا اور گلی میں سورج کی ہلکی ہلکی روشنی پھیلنے لگی تھی اسے بھوک اور پیاس نے بھی تنگ کر رکھا تھا اس نے سوچا کہ وہ کہاں سے تھوڑا بہت کھانا حاصل کرے۔؟

اسے ایک مکان سے مچھلی تلنے کی خوشبو آئی وہ اس مکان کی ڈیوڑھی میں آ گئی صحن کے اندر جا کر اس نے دیکھا کہ ایک موٹا سا آدمی بڑے مزے سے چولہے کے سامنے بیٹھا مچھلی تل تل کر مٹی کی پلیٹ میں رکھ بھی رہا تھا اور ساتھ ساتھ کھا بھی رہا تھا اس کا نوکر سامنے بیٹھا بھوکی

نظروں سے مچھلی کو تک رہا تھا موٹے نے مچھلی کی تھالی تپائی پر رکھ دی
اور خود آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور توند پر ہاتھ پھیر پھیر کر مچھلی کھانے لگا
نوکر بے چارے کو بھی بڑی بھوک لگی تھی موٹے نے نوکر کو حکم دیا۔

فوراً میرے پیچھے آ کر میرے سر کی مالش کر۔ میں مچھلی کھاتا جاتا ہوں
تو مالش کرتا جا۔

نوکر نے کہا۔

سرکار، بھوک سے میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔
اگر اجازت ہو تو تھوڑی سی مچھلی میں بھی کھا لوں۔؟

موٹے نے کہا۔

خبردار جو پھر ایسی بک بک کی تم نوکر ہو، میں مالک ہوں۔
مچھلی صرف میں کھاؤں گا، تم میرا منہ دیکھو گے اور میری خدمت کرو
گے۔

نوکر بولا۔

بہت اچھا سرکار۔

اور نوکر بے چارا بھوکا ہی اٹھا اور موٹے مالک کے پیچھے آ کر اس کے
سر کی مالش کرنے لگا مالک بڑے مزے لے لے کر مچھلی چٹ کر رہا تھا
اور ساتھ ساتھ نوکر کو ڈانٹے بھی جا رہا تھا۔

کم بخت ذرا زور سے ہاتھ لگا حرام کی کیوں کھاتا ہے۔

ماریا نے یہ نقشہ دیکھا تو اسے موٹے مالک پر سخت غصہ آیا کہ کم بخت
کس قدر سنگ دل ہے کہ اسے ذرا بھی رحم نہیں آتا خود پیٹ بھر کر کھا
رہا ہے اور اپنے نوکر کو بھوکوں مار رہا ہے ماریا نے آگے بڑھ کر چپکے
سے مچھلی سے بھری ہوئی تھالی موٹے کے آگے سے اٹھا لی تھالی کو ایک
دم غائب ہوتے دیکھ کر موٹے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

ہائیں۔ میری مچھلی کہاں گئی؟ کون لے گیا میری مچھلی۔ ارے کم بخت

تھالی تم نے تو نہیں اٹھائی۔؟

نوکر بھی حیران ہو کر بولا۔

حضور میں تو دونوں ہاتھوں سے آپ کے سر پر مالش کر رہا ہوں پھر بھلا میں تھالی اٹھا کر کہاں لے جا سکتا ہوں۔؟

موٹے نے کہا۔

ارے تو پھر کون لے گیا میری مچھلی کی تھالی، ابھی ابھی تو یہاں پڑی تھی کم بخت کو زمین کھا گئی یا آسمان نے نگل لیا۔

ماریا نے کونے میں کھڑے ہو کر مچھلی کے دو تین بڑے بڑے قتلے خود کھا کر پیٹ کی آگ بجھائی اور باقی اس نے نوکر کے لئے رکھ لی اب سوال یہ تھا کہ وہ نوکر کو کس طرح مچھلی کھلائے اس کی ایک ترکیب اس نے سوچی، ماریا نے آگے بڑھ کر کچھ فاصلے پر سے ایک زوردار مکا موٹے مالک کی پھولی ہوئی توند پر مار دیا۔

موٹا مالک بلبلا اٹھا۔

ارے مار ڈالا ظالم۔ ارے یہ کون ہے ارے کم بخت تم ہو کیا۔؟

نوکر نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

مالک میں تو آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ کی مالش کر رہا ہوں پھر میں آگے سے آ کر آپ کے پیٹ پر مکا کیسے مار سکتا ہوں۔

اتنے میں ماریا نے ایک اور مکا موٹے کی توند پر جڑ دیا اب تو وہ بلبلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا ماریا نے پیچھے سے ایک مکا مار دیا وہ بھاگنے لگا وہ بھاگ رہا تھا اور ماریا اسے مکے مار رہی تھی پھر اسے صحن میں ایک طرف جھاڑو پڑا نظر آیا ماریا نے جھاڑو اٹھا لیا اور دھڑا دھڑ موٹے کو پیٹنا شروع کر دیا وہ بڑا حیران تھا کہ یہ کون غیبی طاقت اسے مار رہی ہے آخر ماریا نے گرج کر کہا۔

موٹے یہاں سے کان کھینچ کر اور زمین پر لکیریں کھینچ کر بھاگ جا

نہیں تو میں ابھی تمہارے پیٹ کو پھاڑ کر ساری مچھلیاں باہر نکال لوں گی۔

موٹا زمین پر سجدے میں گر پڑا۔

اے آسمانی دیوی معاف کر دے ابھی لکیریں کھینچتا ہوں ماریا نے کڑکتے ہوئے کہا۔

کان بھی کھینچ۔

موٹا بولا۔

ارے ارے، کان بھی کھینچتا ہوں دیوی جی۔

موٹے کا سارا بدن ڈر کے مارے کانپ رہا تھا اس نے پہلے تو پانچ مرتبہ اپنے کان کھینچے اور پھر زمین پر ناک رگڑ رگڑ کر لکیریں کھینچنے لگا کوئی پچاس لکیریں کھینچنے کے بعد ماریا نے اس کی گردن پر مکا مار کر کہا۔

کیسی سور ایسی گردن بنا رکھی ہے تم نے کھا کھا کر، اب بھاگ جا یہاں سے اور خبر دار جو پھر اس گھر میں قدم رکھا اب اس گھر میں میرا بسیرا ہوگا جن بھوت رہا کریں گے۔

موٹا بولا۔

جاتا ہوں مائی باپ جاتا ہوں مائی باپ آپ بے شک میرے گھر میں رہیں بے شک میرے گھر میں رہیں۔

اتنا کہہ کر موٹا وہاں سے دم دبا کر بھاگ گیا۔

ماریا اب نوکر کی طرف متوجہ ہوئی وہ بے چارا خوف کے مارے ایک چارپائی کے نیچے چھپا ہوا تھا ماریا نے چارپائی کے پاس آ کر کہا۔

باہر نکل آؤ۔ صرف تمہیں مچھلی کھلانے کے لئے تو میں نے یہ سب کچھ کیا ہے مجھ سے گھبراؤ نہیں میں نیکی کی دیوی ہوں لو مچھلی کھاؤ۔

نوکر کی نمک حلالی

موٹا بہت ڈر گیا تھا۔

وہ گلی میں جا کر دھڑام کر کے گرا اور بے ہوش ہو گیا لوگ وہاں جمع ہو گئے گلی میں شور مچ گیا کہ اناج کا بیوپاری موٹا گلی میں بے ہوش پڑا ہے شور سن کر گنڈپ بھی باہر آ گیا کیونکہ وہ بھی اسے محلے میں رہتا تھا

اس نے پوچھا۔

کیا بات ہے؟ کیا ہوا۔

ایک آدمی نے بتایا۔

جناب یہ موٹا گرتے ہی بے ہوش ہو گیا ہے۔

گنڈپ نے پوچھا۔

کیا وجہ ہوئی۔؟

یہی تو معلوم نہیں۔

آخر بڑی مشکل سے موٹے کو ہوش میں لایا گیا، اس نے گنڈپ کو دیکھتے ہی اس سے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

گنڈپ بھائی مجھے اس بھوتنی سے بچاؤ، وہ میرے مکان میں آ کر ساری مچھلی کھا گئی ہے اس نے مجھے مکے بھی مارے ہیں اور جھاڑو مار مار کر گھر سے نکال دیا ہے۔

گنڈپ نے پوچھا۔

ارے احمق کون بھوتنی تمہارے گھر میں رہتی ہے۔؟

موٹا بولا۔

بھائی کوئی غیبی بھوتنی آ گئی ہے کہتی ہے یہاں سے نکل جاب تیرے

گھر میں میں رہوں گی۔

گنڈپ تو وہیں کانپ کر رہ گیا.......... تو گویا غیبی عورت ان کا پیچھا کرتی وہاں بھی آ گئی تھی وہ خاموش رہا اور موٹے کو دم دلاسہ دے کر واپس اپنی حویلی کے تہہ خانے میں آ گیا، اس نے آتے ہی سوانگ اور عنبر وغیرہ کو سارے حالات سے باخبر کر دیا۔

وہ کم بخت غیبی چڑیل یہاں بھی آ گئی ہے اگر وہ ساتھ والے گھر میں آ گئی ہے تو ضرور اس نے ہمارا یہ گھر بھی دیکھ لیا ہوگا۔

عنبر اور ناگ یہ سن کر بڑے خوش ہوئے کہ ماریا وہاں بھی پہنچ گئی ہے اوپر سے انہوں نے بھی پریشانی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ تو بڑی بری بات ہوئی ہے۔

سوانگ نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ اسے اب اسی مکان میں قابو کر لیا جانا چاہیے یہ مکان

اس کی قبر بنا دینی چاہیے کوئی ایسی سازش کرنی چاہیے کہ وہ اس مکان میں پھنس جائے اور ہم مکان کو آگ لگا دیں۔

گنڈپ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اب تو ایسا ہی کرنا پڑے گا، اس دفعہ تو اس کی موت اسے اس مکان میں کھینچ لائی ہے تم لوگ خاموش رہو میں آج ہی اسے مکان کے اندر بند کر کے آگ لگا دیتا ہوں۔

ناگ نے کہا۔

تمہیں ہماری مدد کی بھی ضرورت ہوگی۔

بالکل نہیں۔ تم خاموشی سے یہاں بیٹھے رہو میں سب کچھ خود ہی سنبھال لوں گا۔

یہ کہہ کر گنڈپ سوانگ اور عنبر کو حویلی کے تہہ خانے میں ہی چھوڑ کر باہر گلی میں نکل گیا، وہ سیدھا اس موٹے کے پاس گیا جو ساتھ والے

مکان کے ایک کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔

گنڈپ نے اسے کہا۔

تم فکر نہ کرو میں آج سے خود تمہارے مکان میں رہوں گا اور اس غیبی
چڑیل کو ختم کرکے ہی دم لوں گا لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کام کے لئے
مجھے تمہارے مکان کے کسی ایک کمرے کو آگ لگا دینی پڑے کیا تم
اس پر تیار ہو۔؟

موٹے نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

بھائی میرے سارے مکان کو چاہے آگ لگا دو مگر اس بھوت کی اماں
کو میرے گھر سے نکال دو، میں تمہارا احسان ساری زندگی نہیں
بھولوں گا میں مکان دوبارا بنوا لوں گا۔

بس اب تم اطمینان سے یہاں لیٹے رہو۔

یہ کہہ کر گنڈپ موٹے کے مکان میں چلا گیا وہ ایک کمرے میں جا کر

چھپ گیا اس وقت ماریا مکان کی چھت پر چڑھ کر دوسری گلی میں اس
حویلی کے بڑے دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں عنبر اور ناگ وغیرہ
رہتے تھے گنڈپ حویلی کے پچھلے دروازے سے نکلا تھا ماریا نے اسے
نہ تو مکان سے نکلتے دیکھا تھا اور نہ ہی موٹے کے مکان میں داخل
ہوتے دیکھا تھا۔

گنڈپ نے یہاں بھی وہی ترکیب استعمال کی جو ساونگ اور ارژنگ
نے ماریا کو پکڑنے کے لئے استعمال کی تھی اس نے اندر سے آٹا لا کر
اس کی ہلکی ہلکی تہہ صحن میں کمروں کے دروازوں تک بچھا دی اس کا
مقصد یہ تھا کہ غیبی چڑیل جس کمرے میں بھی رات کو یا شام کو جا کر
سوئے گی اسے پاؤں کے نشانوں سے پتہ چل جائے گا چال بڑی
خطرناک تھی کیونکہ صحن میں آٹے کی تہہ اتنی معمولی تھی کہ پتا ہی نہیں
چلتا تھا اس کام سے فارغ ہو کر گنڈپ ایک کمرے کی کھڑکی میں

چھپ کر بیٹھ گیا اس کمرے کو اس نے اندر سے بند کر رکھا تھا تا کہ کہیں
غیبی چڑیل اندر آ کر اسے دیکھ نہ لے کیونکہ اگر چہ وہ ماریا کو نہیں دیکھ
سکتی تھا مگر وہ تو اسے دیکھ سکتی تھی۔

ماریا کافی دیر مکان کی چھت پر ادھر اُدھر چل پھر کر شہر کے مکانوں کو
دیکھتی رہی اور نیچے گلی میں جھانکتی رہی پھر جب وہ تھک گئی تو اس خیال
سے نیچے اتر آئی کہ مکان کے کسی کمرے میں چل کر آرام کرے کیونکہ
وہ بھی رات بھر جاگتے رہے تھے اور ضرور آرام کر رہے ہوں گے اسے
کوئی خبر نہیں تھی کہ مکار گنڈپ اس کی ٹوہ میں مکان کی ایک کھڑکی کے
پیچھے بیٹھا اس کی راہ دیکھ رہا ہے۔

ماریا چھت پر سے نیچے سیڑھیاں اترنے لگی۔

مکار گنڈپ کھڑکی کے ساتھ لگا بیٹھا باہر صحن میں جھانک رہا تھا اسے
یوں لگا جیسے کوئی مکان کی سیڑھیاں اتر رہا ہے وہ چوکنا ہو گیا ماریا کے

قدموں کی آواز اس نے صاف طور پر سن لی تھی وہ کھڑکی کی اوٹ میں
ہو گیا اور چیتے ایسی عیار آنکھوں سے سیڑھیوں کی طرف تکنے لگا
سیڑھیوں پر اسے ماریا اترتی تو نظر نہیں آ سکتی تھی البتہ اس نے یہ دیکھا
کہ صحن میں جو آٹا بکھرا ہوا ہے اس پر کسی عورت کے پاؤں کے ہلکے
ہلکے نشان پڑ رہے ہیں وہ دل میں خوف زدہ بھی ہو گیا اور خوش بھی ہوا
خوف اسے اس بات سے آیا کہ عورت جو اسے نظر نہیں آ رہی تھی اس
کے پاؤں کے نشان صحن میں پڑ رہے تھے اور خوش اسلئے ہوا کہ اس کا
کام بن گیا تھا اور ماریا اس کی چال میں آ گئی تھی۔

ماریا بڑی بے فکری سے صحن میں ادھر اُدھر چل پھر کر کوئی ایسی جگہ تلاش
کر رہی تھی جہاں وہ لیٹ کر تھوڑی دیر سو سکے تا کہ شام کو پھر تازہ دم ہو
کر سوانگ وغیرہ کا پیچھا کر سکے گھر میں سوائے اس کے اور کوئی بھی
نہیں تھا نوکر موٹے مالک کے پاس چلا گیا تھا کیونکہ مالک کی خدمت

کرنا اس کا فرض تھا سارا گھر ویران تھا اور ماریا اکیلی وہاں پھر رہی تھی آخر اسے ایک کمرہ پسند آ گیا یہ چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی ایک کھڑکی میں لوہے کی سلاخیں لگی تھیں یہ کھڑکی باہر گلی میں کھلتی تھی ماریا نے کھڑکی کو بند کر دیا کمرے کے اندر سے کنڈی لگائی اور آرام دہ بستر پر لیٹ کر نیند کا انتظار کرنے لگی۔

دوسری طرف مکار گنڈپ نے اندازے سے معلوم کر لیا کہ ماریا کسی نہ کسی کمرے میں چلی گئی ہے اور اب وہ صحن میں نہیں ہے چنانچہ وہ مکار لومڑی کی طرح دبے پاؤں کمرے سے باہر نکل آیا اور جھک کر فرش پر پاؤں کے نشان دیکھنے لگا ماریا کے پاؤں کے نشان سارے صحن میں بکھرے پڑے تھے آخر میں یہ نشان صاف صاف ایک کمرے کی طرف جاتے نظر آ رہے تھے یہ کمرہ اندر سے بند تھا اور باہر سے اس کی کنڈی نہیں لگی تھی گنڈپ فوراً سمجھ گیا کہ غیبی چڑیل اسی

کمرے میں گئی ہے اب وہ انتظار نہیں کر سکتا تھا غیبی چڑیل پوری طرح اس کے پنجے میں تھی اب صرف اتنی سی بات تھی کہ وہ لپک کر جائے اور مکان کے باہر لوہے کی سلاخ والی کنڈی چڑھا دے۔

اتفاق سے ماریا ایک ایسے کمرے میں داخل ہوئی تھی جو موٹے مالک کی خواب گاہ تھی اور جس کا دروازہ بڑا مضبوط تھا اور اس کے باہر لوہے کی بہت طاقت ور کنڈی لگی تھی اس کنڈی کو جا کر گرانا ہی تھا یہ کوئی مشکل بات نہیں تھی گنڈپ بھاگ کر دروازے کے پاس پہنچا اور اس نے لوہے کی کنڈی لگا کر دروازے کو باہر سے بھی بند کر دیا ماریا ابھی اندر سوئی نہیں تھی اس نے باہر کسی کے دوڑنے کی آواز سنی تو فوراً بستر پر سے اٹھ کر دروازے کے پاس آئی اب جو اس نے دروازے کو کھولنا چاہا تو دروازہ باہر سے بند تھا ایک دم اسے خیال آیا کہ دشمن گنڈپ نے اسے اپنے جال میں پھنسا لیا ہے اس نے دروازے کو زور سے

دھکا دیا مگر وہ دروازہ اتنا مضبوط تھا کہ ٹس سے مس تک نہ ہوا وہ لپک
کر گلی والی کھڑکی کی طرف آئی کھڑکی کا دروازہ کھولا تو وہاں لوہے کی
موٹی موٹی سلاخیں لگی ہوئی تھیں گویا ماریا اس کمرے میں قید ہو کر رہ
گئی تھی وہ چپکے سے پلنگ پر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ وہاں سے کیسے
باہر نکلے اُدھر گنڈپ نے سوانگ اور عنبر وغیرہ کو جا کر بتانے کی ضرور
ہی محسوس نہ کی کہ اس نے غیبی عورت کو قید کر لیا ہے وہ سیدھا موٹے
آدمی کے پاس گیا اور بولا۔

سنو، میں نے اس چڑیل کو قبضے میں کر لیا ہے جس نے تمہارے مکان
پر قبضہ کر رکھا ہے مجھے زیتون کا تیل دو تا کہ میں اس کمرے میں جلتے
ہوئے چیتھڑے پھینک کر وہاں آگ اور دھواں کر دوں جس سے
چڑیل دم گھٹ کر خود بخود مر جائے۔

موٹا اٹھ کر بیٹھ گیا۔

بھائی کیا چڑیل مر جائے گی اس طرح سے۔؟

ہاں وہ ضرور مر جائے گی یہ تم نہیں جانتے یہ میں جانتا ہوں تم یہ بتاؤ کہ
زیتون کا تیل کہاں ہے جلدی کرو وقت بہت کم ہے موٹے نے خوش
ہو کر کہا۔

میرے نوکر کو ساتھ لے لو یہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا اور سارا کام بھی
خود ہی کر لے گا بے شک میرے سارے مکان کو آگ لگا دو مگر اس
چڑیل کی بچی کو زندہ نہیں چھوڑنا جس نے میری توند پر مکے اور جھاڑو
مار مار کر مجھے گھر سے باہر نکال دیا ہے۔

تم فکر نہ کرو۔

گنڈپ نوکر کو ساتھ لے کر موٹے کے مکان میں آ گیا۔

جلدی سے زیتون کے تیل کا کپا اور پرانے کپڑوں کے چیتھڑے لا کر
گلی والی کھڑکی کے پاس ڈھیر کر دو۔

بہت بہتر سرکار۔

گنڈپ آگ جلانے والے پتھر کو لے کر گلی والی کھڑکی کی سلاخوں
کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا ماریا نے دیکھا کہ مکار گنڈپ سلاخوں سے
کافی دور کھڑا کمرے میں مسکرا کر دیکھ رہا ہے پھر بولا۔

اے غیبی چڑیل ،تو ارژنگ کے ہاتھوں بچ گئی تھی تو نے ارژنگ کو
ہلاک کر دیا تھا مگر اب میرے ہاتھوں نہ بچ سکے گی اب تیری موت
تیرے سر پر آ گئی ہے میں اس کمرے کو آگ لگا رہا ہوں اور تو اس
آگ میں جل بھن کر کباب ہو جائے گی میں جانتا ہوں کہ تو یہاں
سے باہر نہیں نکل سکتی تمہارے پاس اتنی طاقت نہیں ہے مرنے کے
لئے تیار ہو جاؤ۔

اتنے میں نوکر نے زیتون کے تیل کے کپے لا کر گنڈپ کے پاس رکھ
دیے ماریا کو بڑا افسوس ہوا کہ جس نوکر پر ترس کھا کر اس نے یہ ساری

بک بک مول لی تھی وہ بھی اس کی موت کے سامان میں گنڈپ کا
ہاتھ بٹا رہا تھا۔

گنڈپ نے نوکر سے کہا۔

بھاگ کر اندر سے اور چیتھڑے لے آ۔

بہت اچھا حضور۔

نوکر گلی والے دروازے میں سے ہو کر مکان کے اندر آ گیا اور گنڈپ
گلی میں کھڑکی کے نیچے بیٹھا زیتون کے تیل میں چیتھڑے بھگو بھگو کر
پاس رکھتا گیا پھر اس نے ایک چیتھڑے کو آگ لگائی اور بانس کی مدد
سے اسے سلاخوں میں سے کھڑکی کے اندر پھینک دیا ماریا پرے ہٹ
گئی آگ میں لپٹا ہوا چیتھڑا پلنگ پر گرا اور فوراً اس نے اندر آگ لگا
دی ماریا کا دھوئیں اور آگ میں دم گھٹنے لگا وہ کھانسنے لگی اور بے حال
سی ہو گئی اتنے میں کمرے میں اور آگ میں بھڑکتے چیتھڑے کھڑکی

کے راستے اندر آنے لگے دیکھتے دیکھتے کمرے میں آگ چاروں طرف پھیل گئی۔

ماریا پیچھے ہٹتی دروازے کے ساتھ آن لگی گلی میں گنڈپ کے قہقہے گونج رہے تھے کھٹاک کی آواز آئی اور کسی نے باہر سے دروازے کی سلاخ اتار دی، دروازہ کھلا اور نوکر نے آہستہ سے آواز دی۔

دیوی جی، باہر آجاؤ۔

ماریا لپک کر باہر آگئی، اس نے نوکر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

سکھی رہو بھائی میں باہر آگئی ہوں۔

نوکر نے جلدی سے دروازہ بند کر کے کنڈی کی سلاخ دوبارا لگا دی اور چیتھڑوں کا ڈھیر لے کر گلی میں گنڈپ کے پاس پہنچ گیا۔

لیجئے سرکار چیتھڑے اور لے آیا ہوں۔

گنڈپ بڑا خوش تھا اور اپنی کامیابی پر پھولا نہیں سما رہا تھا اس نے نوکر

سے کہا۔

پیارے اب چیتھڑوں کی ضرورت نہیں اندر سارا کمرہ جل کر راکھ ہو رہا ہے چڑیل بھی اندر جل بھن کر راکھ ہو گئی ہو گی جاؤ اپنے مالک سے جا کر کہو کہ میں نے غیبی چڑیل کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔

بہت اچھا سرکار۔

نوکر اپنے موٹے مالک کی طرف چل پڑا کمرے کے اندر کے حصے کو آگ نے سارے کا سارا چاٹ لیا تھا کمرے کے سارے پردے پلنگ تخت مٹکے اور دریا جل کر راکھ ہو گئی تھیں صرف دیواروں کی اینٹیں باقی رہ گئی تھیں لوہے کا دروازہ ویسے کا ویسا باہر سے بند تھا ....گنڈپ نے آکر لوہے کے دروازے کو دیکھا باہر سے اسی طرح سلاخ دار کنڈی لگی ہوئی تھی گلی والی کھڑکی کی سلاخیں بھی جوں کی توں موجود تھیں اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ کمرے میں قید غیبی

چڑیل کا نام ونشان باقی نہیں رہا اور آگ نے اسے چٹ کرلیا ہے۔
گنڈپ اپنی کامیابی پر بے حد خوش حویلی کے تہہ خانے میں پہنچا اور
اس نے سوانگ، عنبر اور ناگ کو اٹھا کر اپنا کارنامہ سنایا۔
تمہیں خوش ہو جانا چاہیے کہ میں نے اپنے راستے کے سب سے
بڑے کانٹے کو صاف کر دیا ہے غیبی چڑیل کا اب وجود اس دنیا میں باقی
نہیں رہا شعلوں نے اسے راکھ بنا کر ہواؤں میں بکھیر دیا ہے۔
یہ سن کر عنبر اور ناگ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی جو واقعات
گنڈپ نے سنائے کہ کس طرح اس نے آٹا بکھیرا اور پھر غیبی عورت
کے پاؤں کے نشان لیے پھر کس طرح اس نے دروازے کے باہر
کنڈی لگا کر اندر آگ لگا دی اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ ماریا اب
اس دنیا میں نہیں ہے اگر وہ موجود ہوتی تو عنبر اور ناگ کو کم از کم تسلی
دینے وہاں ضرور آتی، غم سے ان کے دل بیٹھ گئے ماریا ان کی بہن تھی

اور وہ بے چاری ان کی کاطر جان پر کھیل گئی تھی ادھر گنڈپ اپنی
کامیابیوں کی خوشیاں منا رہا تھا سوانگ نے کہا۔
گنڈپ بھائی، تم نے وہ کام کر دکھایا جو اتنے بڑے جادوگر سے نہ ہوا
تم نے کمال کر دیا ہے اب ہم بڑے سکون اور آرام کے ساتھ چین
کے ولی عہد شہزادے کے قتل کے منصوبے پر عمل کر سکیں گے اس غیبی
عورت نے ہمیں اپنی ڈال دی تھی۔

کیا ماریا مرگئی؟

ماریا اس مکان کے جلتے ہوئے کمرے سے نکل کر اوپر چھت پر آ گئی۔ چھت پر ایک چوبارہ تھا ماریا وہاں ایک چارپائی پر جا کر لیٹ گئی اور اپنا سانس درست کرنے لگی جو وحشت اور آگ کے خوف کی وجہ سے پھول گیا تھا ادھر عنبر اور ناگ کا برا حال ہو رہا تھا وہ اپنی طرف سے ماریا کو رو رلا بیٹھے تھے بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ کمرے میں بند ہو کمرے کو آگ لگا دی جائے اور وہ زندہ بچ جائے؟ وہ کھل کر ماریا کے غم میں رو بھی نہیں سکتے تھے بلکہ الٹا انہیں سوانگ اور گنڈپ کے ساتھ مل کر ماریا کی موت پر خوشی منانی پڑ رہی تھی گنڈپ اور سوانگ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

نوکر نے موٹے مالک کو جا کر بتایا کہ غیبی چڑیل کا کام تمام کر دیا گیا ہے یہ اس نے جھوٹ بولا تھا، وہ موٹے اور ظالم مالک کو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اس نے غیبی دیوی کو بچا لیا ہے اسے یہ بھی علم نہیں تھا کہ غیبی عورت ابھی تک اسی کے گھر میں موجود ہے موٹا مالک بڑا خوش ہوا کہ اس کے گھر سے ایک بلا کا سایہ دور ہو گیا وہ نوکر کے ساتھ وہاں سے اٹھ کر اپنے گھر میں آ گیا اپنے جلتے ہوئے کمرے کو دیکھ کر اس نے کہا۔

مجھے کمرے اور سامان کے جل جانے کی کوئی پروا نہیں مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ میرے گھر سے آسیب دور ہو گیا سامان اور کمرہ میں پھر سے تیار کر لوں گا۔

اس نے نوکر کو حکم دیا کہ فوراً اوپر والے کمرے میں جا کر اس کا بستر لگا دیا جائے نوکر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر گیا اسے کوئی خبر نہیں تھی کہ ماریا باہر

صحن میں چار پائی پر لیٹی آرام کر رہی تھی جب نوکر اوپر کے کمرے میں
گیا تو ماریا نے اٹھ کر قریب جا کر کہا۔

کیا تم کسی طرح میرے لئے کچھ کھانے کو لا سکتے ہو بھائی، مجھے سخت
بھوک لگی ہے۔

نوکر پہلے تو چونک کر ڈر گیا، پھر جب اسے خیال آیا کہ یہ تو وہی دیوی
ہے جس نے اسے کھانا کھلایا تھا اور اس سے ہمدردی کی تھی تو اس نے
آہستہ سے کہا۔

دیوی جی، میں ابھی آپ کے لئے کچھ کھانے کو لاتا ہوں مگر دیتاؤں
کے لئے آپ یہاں سے کسی دوسری چھت پر چلے جائیں موٹا مالک
اسی کمرے میں آرام کرنے کے لئے آ رہا ہے۔

ماریا نے کہا۔

تم فکر نہ کرو، میں کھا کر یہاں سے چلی جاؤں گی۔

نوکر کہنے لگا۔

میں ابھی آپ کے لئے روٹی لاتا ہوں۔

نوکر نیچے اتر گیا جاتے جاتے ماریا نے اسے کہا کہ وہ روٹی لا کر اسی
چار پائی کے اوپر رکھ دے نوکر کے جانے کے بعد ماریا نے سوچا کہ کسی
نہ کسی طرح عنبر اور ناگ کو ضرور خبر کر دینی چاہیے کہ وہ مری نہیں بلکہ
زندہ ہے کیونکہ انہوں نے تو یہی سمجھ رکھا ہوگا کہ ماریا آگ میں جل
بھن گئی ہے۔

میں کھانے کے بعد حویلی میں جا کر عنبر اور ناگ سے ملاقات کروں گی
موٹا مالک ہانپتا کانپتا اوپر آ گیا اس کا دم پھولا ہوا تھا نوکر نے کمرے
میں اس کا بستر لگا دیا تھا موٹا بستر پر آ کر دھڑام سے گر پڑا اور اس نے
بڑے مزے سے اپنی ٹانگیں پھیلا دیں پھر نوکر سے بولا۔

ارے کم بخت، تو اپنے ساتھ کپڑے میں کیا لپیٹ کر لایا تھا؟ نوکر

کپڑے میں ماریا کے لئے ایک روٹی اور اچار لایا تھا جو اس نے

چارپائی پر باہر رکھ دیا تھا اور جسے ماریا نے اٹھا لیا تھا ماریا کے ہاتھ میں

جاتے ہی روٹی کپڑے سمیت غائب ہوگئی تھی ماریا بڑے مزے سے

باہر صحن میں ایک طرف بیٹھی روٹی کھا رہی تھی نوکر نے کہا۔

حضور میں تو کچھ بھی اوپر نہیں لایا۔

ارے کم بخت، میں نے خود تمہارے ہاتھ میں ایک رومال دیکھا تھا

جس میں کچھ بندھا ہوا تھا۔

سرکار دیکھ لیجئے۔ میرے ہاتھ خالی ہیں۔

حرام خور، تم نے باہر چارپائی پر کیا رکھا تھا۔

حضور بے شک دیکھ لیں سامنے چارپائی خالی پڑی ہے موٹے مالک

نے باہر صحن میں دیکھا تو واقعی چارپائی خالی پڑی تھی نوکر نے خدا کا

شکر ادا کیا کہ غیبی عورت نے روٹی اٹھائی تھی موٹے مالک نے سر

کھجاتے ہوئے کہا۔

کمال ہے میرا دماغ تو چکر نہیں کھا گیا۔؟

پھر اس نے نوکر سے کہا۔

میرا سر دباؤ، مجھے نیند آ رہی ہے۔

نوکر موٹے کا سر دبانے لگا سر دبواتے دبواتے وہ سو گیا نوکر اٹھ کر نیچے

آ گیا اور جلے ہوئے کمرے میں سے سامان نکال کر ایک طرف رکھنے

لگا۔

ماریا کھانا کھانے کے بعد حویلی میں جا کر عنبر اور ناگ کو اطلاع دینا

چاہتی تھی تاکہ وہ اس کے بارے میں غم نہ کھائیں موٹا مالک اوپر

والے کمرے میں خراٹے لے رہا تھا ماریا چپکے سے مکان کے بڑے

دروازے میں سے باہر نکل گئی گلی میں آ کر وہ گنڈپ کی حویلی کی پچھلی

طرف آ گئی شام ہونے کی وجہ سے گلی میں ہلکا ہلکا اندھیرا اچھل گیا تھا

حویلی کا پچھلا دروازہ بند تھا ماریا وہاں ایک مکان کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی اور انتظار کرنے لگی کہ عنبر یا ناگ میں سے کوئی باہر آئے وہ خود اندر نہیں جانا چاہتی تھی اس بار وہ بڑی احتیاط برت رہی تھی اور اپنی کسی حرکت کی وجہ سے گنڈپ اور سوانگ پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ زندہ ہے وہ کافی دیر وہاں کھڑی رہی مگر کوئی بھی باہر نہ نکلا۔

جب وہ انتظار کرتے کرتے تنگ آ گئی تو اس نے سوچا کہ اب اسے خود ہی اندر چلے جانا چاہیے کیا خبر کوئی ساری رات اس دروازے سے باہر نہ نکلے ابھی وہ اندر جانے کے لئے قدم آگے بڑھانے ہی والی تھی کہ دروازہ کھلا اور سوانگ، گنڈپ کے ساتھ باہر نکلا دونوں بڑے خوش تھے اور ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے خوش وہ اس لیے تھے کہ وہ اپنی طرف سے ماریا کو ہلاک کر بیٹھے تھے ماریا انہیں دیکھ کر

ایک طرف ہو گئی وہ دونوں دروازے پر کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔

گنڈپ نے کہا۔

میرے خیال میں اب ہمیں اپنی سازش پر عمل کر دینا چاہیے وقت بہت کم رہ گیا ہے اگر ہمارا بھید کھل گیا تو پھر بڑی مشکل ہو جائے گی۔

سوانگ کہنے لگا۔

میں خود یہی چاہتا ہوں کہ ہمیں جتنی جلدی ہو سکے اپنا کام شروع کر دینا چاہیے سب سے پہلے تو ہمیں اپنے اس گوریلے جاسوس سے ملاقات کرنی ہے جو اس وقت شاہی محل میں حرم کے باورچی خانے میں کام کر رہا ہے۔

گنڈپ بولا۔

تمہارا مطلب سوانا سے ہے سوانا اس وقت خوش قسمتی سے ملکہ ہین کا

شاہی باورچی ہے اور وہ شاہی باورچی خانے میں ہی رہتا ہے میں اسے صبح ہی آدمی بھیج کر بلاتا ہوں اس سے ساری بات طے کر لینی چاہیے اس وقت شاہی محل میں بس وہی ایک ہمارا جاسوس رہ گیا ہے۔

سوانگ نے کہا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر سوانا بھی ولی عہد کو ہلاک کرنے میں ہماری مدد نہ کر سکا تو پھر سوائے اس کے ہمارے لیے اور کوئی چارہ نہ ہوگا کہ کسی نہ کسی طرف سے محل میں گھس کر ولی عہد کو قتل کریں اور اپنے آپ کو گرفتار کروا کر خود ہی اذیت ناک موت مر جائیں کیونکہ ہم سردار کو زیادہ انتظار نہیں کروا سکتے اس میں ہماری ہی بدنامی بھی ہے۔

گنڈپ بولا۔

تمہارا خیال بالکل مناسب ہے سوانگ مگر سوال یہ ہے کہ ہم اپنے ان دو جاسوسوں عنبر اور ناگ سے کیا کام لے سکتے ہیں؟

سوانگ بولا۔

یہ تو سوانا سے بات چیت کرنے کے بعد ہی معلوم ہوگا ہو سکتا ہے وہ کہے کہ اسے کسی مددگار کی ضرورت ہی نہیں ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ان دونوں کو کوئی کام بتا دے۔

گنڈپ کہنے لگا۔

تو پھر طے ہو گیا کہ صبح سوانا کو شاہی محل سے بلوایا جائے گا۔

سوانگ بولا۔

ہر حالت میں .... اچھا میں اب ذرا بازار کا ایک چکر لگا کر ابھی آتا ہوں۔

یہ کہہ کر سوانگ چلا گیا اور گنڈپ نے اندر جا کر دروازہ بند کر دیا ان دونوں کی گفتگو کا ماریا کو ایک فائدہ تو یہ ہوا تھا کہ ان کی آئندہ چال کا اسے پتہ چل گیا اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ لوگ آئندہ کیا کرنے

والے ہیں نقصان صرف یہی ہوا کہ وہ اندر حویلی میں جا کرناگ اور
عنبر سے نہ مل سکی تھی وہ پھر گلی میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی وہ ایسی کوئی
حرکت نہیں کرنا چاہتی تھی کہ خواہ مخواہ سوانگ وغیرہ کو اس کے زندہ
ہونے کے بارے میں شک پڑ جائے۔
چنانچہ وہ عنبر اور ناگ سے ملے بغیر واپس موٹے مالک کے گھر کی
طرف آ گئی رات ہوگئی تھی اور موٹے مالک نے گھر کا بڑا دروازہ اندر
سے بند کروالیا تھا ماریا عجیب مصیبت میں پھنس گئی تھی ادھر جاتی ہے تو
دروازہ بند ہے ادھر آتی ہے تو دروازہ بند ملتا ہے اسے غصہ بھی بڑا آیا
مگر وہ کوئی بھی غیر ذمے داری اور بے احتیاطی کا کام نہیں کرنا چاہتی
تھی وہ اب ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھا رہی تھی کچھ دیر وہ گلی میں
اکیلی ٹہلتی رہی سامنے سے ایک نوجوان گدھے کے ساتھ گلی میں
داخل ہوا وہ نوجوان آگے آگے تھا گدھا اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا

ماریا کو یوں ہی دل لگی سوجھی وہ نوجوان آگے نکل گیا تو ماریا نے اس
کے گدھے کا منہ دوسری طرف کر دیا نوجوان نے آگے جا کر دیکھا کہ
گدھا پیچھے کی طرف جا رہا ہے تو بڑا حیران ہوا دوڑ کر گدھے کو پکڑا اور
کان کھینچ کر ساتھ ساتھ چلانے لگا اب کے ماریا نے گدھے کی دم پکڑ
کر زور سے کھینچ گدھے نے زور سے دلتی جھاڑی نوجوان نے گدھے
کو دو تین ڈنڈے مارے اور وہاں سے چل دیا، ماریا بہت ہنسی۔
اتنے میں موٹے مالک کا دروازہ کھلا اور نوکر کٹورہ لے کر باہر نکلا ماریا
بڑی خوش ہوئی وہ دروازہ بند کر ہی رہا تھا کہ ماریا نے قریب جا کر کہا۔
میں آ گئی ہوں۔ اچھا کیا کہ تم نے دروازہ کھول دیا میں اندر جا رہی
ہوں اور اوپر والی منزل میں کونے کے تخت پوش پر سوؤں گی وہاں مجھے
کھانا دے جانا۔
نوکر نے سر ہلا کر کہا۔

بہت اچھا دیوی جی، میں کھانا لے کر آ جاؤں گا۔

نوکر بازار چلا گیا اور ماریا دروازے میں سے ہو کر مکان کے اندر گئی وہ سیدھی سیڑھیاں چڑھنے لگی اوپر جا کر اس نے کمرے کے باہر کونے میں تخت پوش پر کمبل بچھایا اور دوسرا کمبل اوپر لے کر لیٹ گئی اور نوکر کا انتظار کرنے لگی موٹا سا سامنے والے کمرے میں قالین پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا کوئی ساز بجا کر دل بہلا رہا تھا وہ اس قدر بھونڈے انداز میں ساز بجا رہا تھا کہ ماریا کے کانوں میں درد ہونے لگا اس کا خیال تھا کہ وہ ساز بجاتے بجاتے تھک کر بند کر دے گا مگر وہ ایسا ڈھیٹ تھا کہ اپنا بے سرا ساز بجائے جا رہا تھا ماریا نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے جب ہاتھ چھوڑے تو وہ پھر ساز بجا رہا تھا اس نے سوچا کہ اندر جا کر اس کے ساز کو توڑ پھوڑ دینا چاہیے۔ مگر پھر اسے خیال آیا کہ کم بخت سمجھ جائے گا کہ ماریا زندہ ہے۔

وہ بے بس ہو کر لیٹی رہی اتنے میں نوکر دبے پاؤں چھت پر آیا اس کے ہاتھ میں روٹی اور پھل تھا اس نے چپکے سے یہ چیزیں کونے والے تخت پوش پر آ کر رکھ دیں اور آہستہ سے کہا۔

دیوی جی، کھانا حاضر ہے۔

اور چپکے سے واپس ہو گیا اس کے پاؤں میں کوئی شے لگ کر دور جا گری اس کی آواز سن کر موٹے مالک نے ساز بجانا بند کر دیا اور آواز دی۔

کون ہے باہر۔

نوکر نے کہا۔

میں ہوں حضور آپ کا نوکر۔

حضور، آپ کے لئے زیتون کا تیل لینے گیا تھا۔

کہاں ہے وہ۔

نیچے رکھ دیا ہے حضور۔

ارے کم بخت اوپر لا کر میرے سر کی مالش کر نیچے کس لیے رکھ کر آئے ہو۔؟

ابھی لایا سرکار۔

نوکر زیتون کا تیل لانے نیچے چلا گیا ماریا کھانا کھا رہی تھی اور موٹے نے دوبارا ساز بجانا شروع کر دیا ماریا کا دماغ چکرانے لگا کم بخت بے حد بھونڈا ساز بجا رہا تھا مگر وہ کچھ نہ کرنا چاہتی تھی ساز سننے پر مجبور تھی نوکر زیتون کا تیل لے کر آ گیا اور اس نے موٹے کے سر کی مالش شروع کر دی خدا کا شکر ہے کہ مالش کرواتے ہوئے اس نے ساز بجانا بند کر دیا مالش کرواتے کرواتے اسے نیند آ گئی اور وہ سو گیا نوکر اسے سوتا چھوڑ کر نیچے جا کر خود بھی سو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ماریا کو بھی نیند آ گئی۔

آدھی رات کا وقت ہو گا کہ شور سن کر ماریا کی آنکھ کھل گئی کیا دیکھتی ہے کہ موٹا کمرے سے باہر نکلا ہوا ہے اور نیچے نوکر کو آوازیں دے رہا ہے۔

ارے الو کی دم بھاگ کر اوپر آ۔ کہاں مر گیا ہے۔

نوکر بھاگتا ہوا اوپر آیا۔

کیا حکم ہے حضور۔؟

ابے حضور کے بچے مجھے اندر گرمی لگ رہی ہے میرا بستر باہر تخت پوش پر لگا دے۔

تخت پوش کا نام سن کر ماریا جلدی سے اٹھ بیٹھی بڑی اچھی بات ہوئی تھی کہ ماریا کی آنکھ کھل گئی ورنہ وہ موٹا تخت پوش پر خود ہی بستر لگانے لگتا تو بھانڈا ہی پھوٹ جاتا ماریا نے اپنے کمبل اٹھا کر دیوار پر رکھ دیے اور ایک طرف ہو کر کھڑی ہو گئی وہ دل ہی دل میں موٹے کو برا

بھلا کہہ رہی تھی کمینے نے اس کی نیند خراب کردی تھی نوکر بستر لے
کر تخت پوش پر آیا اسے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ ماریا وہاں نہیں ہے اس
نے جلدی جلدی بستر لگایا اور مالک سے کہا۔

بستر لگا دیا حضور آرام کریں۔

موٹا مالک تخت پوش پر لیٹ گیا نوکر نیچے چلا گیا تھوڑی دیر بعد موٹا
مالک چاندنی رات میں باہر خراٹے لے رہا تھا ماریا اس کے کمرے
میں چلی گئی اور اس کے بستر پر جا کر لیٹ گئی کم بخت کا بستر بڑا آرام دہ
تھا ماریا کو نیند آنے لگی اس نے سوچا اگر اسے نیند آ گئی اور کم بخت موٹا
باہر سے اٹھ کر اچانک اندر اپنے بستر پر آ گیا تو بڑا برا ہو گا اس لیے
اسے بستر پر نہیں سونا چاہیے وہ جلدی سے موٹے کے پلنگ پر سے اٹھ
کر کونے میں قالین پر لیٹ گئی وہ زندگی میں پہلی بار اپنے آپ کو بے
بس محسوس کر رہی تھی وہ اگر چاہتی تو موٹے کو تگنی کا ناچ نچا سکتی تھی

اسے چھت پر سے نیچے پھینک سکتی تھی مگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی وہ
چاہتی تھی کہ موٹا مالک سوانگ اور گنڈپ اسی خیال میں رہیں کہ غیبی
عورت مر چکی ہے وہ ان پر اپنا زندہ ہونے کا راز نہیں کھولنا چاہتی تھی۔

خونی سازش

ماریا کی ایک بار پھر آنکھ لگ گئی۔

اس کی جاگ کھلی تو کیا دیکھتی ہے کہ موٹا کمرے کے اندر آ کر کونے میں کسی شے کو تلاش کر رہا ہے وہ جلدی سے بستر پر سے اٹھ کر پرے ہٹ گئی اس کے اٹھنے سے کھڑ کھڑ ہوئی تو موٹے نے چونک کر بستر کی طرف دیکھا وہ کچھ دیر بت بنا کھڑا رہا جیسے اسے شک پڑ گیا ہو کہ کمرے میں ضرور کوئی غیبی شخص موجود ہے ماریا کو فکر لگی کہ کہیں موٹے کو اس کی موجودگی کا پتہ تو نہیں چل گیا مگر موٹے نے سر کو جھٹک دیا یعنی اس کا شک اپنے آپ دور ہو گیا اتنے میں نوکر اوپر آ گیا اس نے نوکر سے کہا۔

کیوں رے تمہارا کیا خیال ہے غیبی چڑیل جل گئی تھی ناں؟

نوکر نے ہاں کرتے ہوئے کہا۔

بالکل جل گئی تھی حضور اتنی آگ میں تو کوئی بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔

یہی تو میں بھی کہہ رہا تھا اچھا اب بھاگ کے نیچے جا اور میرا ناشتہ لگا دے ہرن کے کباب بنائے ہیں۔؟

جی سرکار بنائے ہیں۔

شاباش میں ابھی نیچے آ کر ناشتہ کرتا ہوں۔

نوکر کے ساتھ ہی ماریا بھی نیچے اُتر گئی یاورچی خانے میں جا کر اس نے ناشتہ کیا اور پھر باہر گلی میں آ گئی سب سے پہلے تو اس نے مکان کے باہر جا کر اپنے گھوڑے کو دیکھا گھوڑا وہاں پر نہیں تھا.......کوئی چور اسے کھول کر لے جا چکا تھا اسے یہی امید تھی اس نے سوچا کوئی بات نہیں وہ کوئی دوسرا گھوڑا لے لے گی گلیوں میں دن کے چڑھ آنے

سے بڑی رونق ہوگئی لوگ اپنے اپنے کام پر جا رہے تھے دکانیں کھل
گئی تھیں اور خرید و فروخت ہو رہی تھی وہ وہاں سے سیدھی گنڈپ کی
حویلی والی گلی میں آگئی اس نے دیکھا حویلی کا بڑا دروازہ تھوڑا سا کھلا
تھا۔

اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور دروازے میں سے اندر جھانک کر دیکھا
ڈیوڑھی میں ہلکی ہلکی روشنی تھی اور ایک بڑا سا تخت پوش بچھا تھا جس پر
ایک بوڑھا چوکیدار آرام سے بیٹھا تربوز کھا رہا تھا ماریا نے آہستہ
آہستہ کر کے دروازے کا ایک پٹ اتنا کھول دیا کہ وہ اس میں سے
گزر سکتی تھی ابھی وہ دروازہ کھول کر اندر ہی گئی تھی کہ چوکیدار نے
دروازے کی طرف دیکھا اور کہا۔

ارے کم بخت، یہ ہوا پھر چلنے لگی۔

اور اس نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا اس وقت تک ماریا ڈیوڑھی میں آ

چکی تھی اب اسے عنبر اور ناگ کی تلاش تھی وہ ڈیوڑھی میں سے نکل کر
ایک صحن میں آگئی جس کے ساتھ ساتھ نیم دائرے کی شکل میں
کوٹھڑیاں بنی ہوئی تھیں ایک کوٹھڑی میں سے باتیں کرنے کی آوازیں
آ رہی تھیں ماریا اس کوٹھڑی کے پاس جا کر باتیں سننے کی کوشش کرنے
لگی اسے اندر سے گنڈپ کے بات کرنے کی آواز آ رہی تھی۔

میں نے سوانا کو شاہی محل سے بلوا بھیجا ہے وہ آ رہا ہوگا یہاں اس کے
ساتھ ساری بات ہو جائے گی۔

سوانگ کہنے لگا۔

اسے اب تک آ جانا چاہیے تھا۔

گنڈپ بولا۔

بس آ ہی رہا ہوگا۔

گنڈپ نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا ماریا چپکے سے ستون کے ساتھ لگ

کر کھڑی ہوگئی۔

اب تو ہمیں دروازہ کھلا رکھنا چاہیے وہ غیبی چڑیل تو جل بھن کر راکھ ہو
گئی ہے اب کس کا ڈر بھلا۔؟

اسے کیا خبر تھی کہ وہ غیبی چڑیل اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر ستون
کے ساتھ لگی کھڑی تھی عنبر اور ناگ کو ایک بار پھر ماریا کی موت کا
صدمہ ہوا ماریا نے دیکھا کہ وہ دونوں کوٹھڑی کے اندر قالین پر بیٹھے
تھے اتنے میں باہر ڈیوڑھی سے ایک ٹھگنا سا گنجا آدمی اندر آیا گنڈپ
نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگالیا۔

سوانا تمہیں کسی نے دیکھا تو نہیں۔؟

سوانا نے مکاری سے ہنس کر کہا۔

بھلا مجھے کوئی دیکھ سکتا ہے اتنی ہوشیاری سے آیا ہوں کہ کیا مجال کسی کی
مجھ پر نظر بھی پڑ جائے۔

گنڈپ بولا۔

اندر آجاؤ۔

گنڈپ اسے لے کر اندر چلا گیا ماریا باہر کی باہر رہ گئی اصل میں وہ
اندر جا سکتی تھی مگر وہ کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتی تھی وہ باہر ہی کھڑی
ان لوگوں کے باہر نکلنے کا انتظار کرتی رہی رات کی باتوں سے اسے اتنا
پتہ چل گیا تھا کہ عنبر اور ناگ گھر پر ہی رہیں گے۔

اندر آتے ہی سوانگ نے دروازہ بند کر لیا اور سوانا سے پوچھا یہ بتاؤ
سوانا کہ شاہی محل کے حالات کیا ہیں؟

سوانا نے کہا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ کون ہیں۔؟

گنڈپ نے عنبر اور ناگ کا تعارف کرایا۔

یہ عنبر اور ناگ ہیں۔ سردار نے منگولیا ہے انہیں خاص طور پر ہماری مدد

ہاں، لیکن وہاں بھی اب کوئی شہزادے کے پاس نہیں رہ سکتا کنیزیں ملکہ کی خواب گاہ میں داخل نہیں ہو سکتیں جس کمرے میں شہزادہ ہوتا ہے اس کے باہر بڑا سخت پہرہ ہوتا ہے کوئی چڑیا بھی اندر جا کر پر نہیں مار سکتی ملکہ ہر وقت شہزادے کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتی ہے۔

پھر تو ہمارے لیے بڑی مشکل پیدا ہو گئی۔

سوانا بولا۔

ورشا اور ارژنگ کے بے وقوفیوں کی وجہ سے وہاں حالات بڑے خراب ہو گئے ہیں انہیں چاہیے تھا کہ شہزادے کو ایک دم سے ختم کر دیتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا وہ اپنی سازش کو لمبا کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب وہاں کوئی پرندہ بھی دم نہیں مار سکتا۔

سوانگ نے پوچھا۔

پھر تمہاری کیا رائے ہے؟ سردار تو بے حد غصے میں ہے کہ ہم گوریلوں

سے ابھی تک اتنا سا کام نہیں ہو سکا کہ شہزادے کی زندگی کا خاتمہ کر دیں اب تک کتنے ہی گوریلے ہلاک ہو چکے ہیں کئی گوریلوں نے زہر کھا کر خودکشی کر لی ہے مگر شہزادہ ابھی تک زندہ ہے اس کا کوئی بال بیکا نہیں کر سکا سردار نے حکم دیا ہے کہ چاندرات سے پہلے پہلے شہزادہ ولی عہد کو ختم کر دیا جائے نہیں تو ہم سبھوں کی زندگیاں خطرے میں ہوں گی۔

سوانا کہنے لگا۔

سردار نے بجا فرمایا ہے ہمیں شرم آنی چاہیے کہ ہم نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا۔

سوانگ نے کہا۔

پھر تم ہی کوئی راستہ بتاؤ ہم نے تمہیں صرف اسی لئے بلایا ہے کہ تم پرانے تجربہ کار گوریلے ہو ہمیں ضرور کوئی ترکیب بتاؤ گے جس سے ہم

اس مہم میں کامیاب ہو سکیں۔

سوانا کہنے لگا۔

میرے ذہن میں تو صرف یہی ایک ترکیب ہے۔

گنڈپ نے بے تاب ہو کر پوچھا۔

کون سی۔؟

یہی کہ تم دونوں کسی طرح بھیس بدل کر میرے پاس شاہی محل میں پہنچ جاؤ میں کھانے میں شہزادے کو زہر بھی نہیں دے سکتا کیونکہ اس کا دودھ ملکہ خود بناتی ہے اور کھانا خود میں کھا کر بھجواتا ہوں مجھے ہر کھانا زبردستی کھلایا جاتا ہے تاکہ اگر میں نے زہر ڈالا ہو تو پہلے میں ہلاک ہو جاؤں شاہی محل کی فضا ایسی ہو گئی ہے کہ باپ بیٹے پر اور بیٹا باپ پر شک کرنے لگا ہے کوئی کسی کا اعتبار نہیں کرتا۔

گنڈپ بولا۔

تم کوئی ترکیب بتانے لگے تھے۔

ہاں۔ سوانا بولا، ترکیب کوئی خاص نہیں بڑی معمولی ترکیب ہے مگر ذرا بہادری سے کام لینا پڑے گا آدھی رات کو تم لوگ ڈاکوؤں کا سیاہ لباس پہن کر کسی طرح شاہی محل میں آ جاؤ اور ملکہ کی خواب گاہ میں داخل ہو کر شہزادے کو قتل کر دو۔

سوانگ نے کہا۔

خواب گاہ کے باہر تو سپاہیوں کا پہرہ ہوتا ہے۔

سوانا نے کہا۔

ان لوگوں کو ہم کسی نہ کسی طرح قابو کر لیں گے۔

سوانگ نے پوچھا۔

کیا ہم محل کے دروازے سے داخل ہوں گے۔؟

سوانا بولا۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تم لوگ آج آدھی رات کو شاہی محل کے پیچھے
برج والی دیوار کو کمند مار کر عبور کر کے اوپر آ جانا وہاں سے میں تمہاری
رہنمائی کروں گا میں وہاں موجود ہوں گا۔

بہت اچھا۔

گنڈپ نے پوچھا۔

کیا ہم چاروں وہاں آئیں۔؟

سوانا نے کہا۔

تم چاروں کو ہی آنا ہوگا، جتنے آدمی زیادہ ہوں گے ہم اتنی ہی جلدی
سپاہیوں کو ایک ایک کر کے قابو کر سکیں گے۔

ٹھیک ہے آج رات تم ہمارا انتظار کرنا۔

سوانا بولا۔

عقبی برج والی دیوار پر یاد رکھنا، وہاں آم کا ایک بہت بڑا درخت بھی

ہے میں اس دیوار کے اوپر کمند لیے کھڑا ہوں گا۔

بہتر ہے ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔

سوانا نے کہا۔

تو پھر اب میں جاتا ہوں۔

بہت اچھا۔

سوانا چلا گیا، گنڈپ نے دروازہ پھر سے بند کر دیا ماریا ستون کے
ساتھ اسی طرح کھڑی تھی تھوڑی دیر بعد گنڈپ اور سوانگ بھی کمرے
میں سے نکل کر حویلی کی ڈیوڑھی میں آ گئے اور چوکیدار سے کوئی کوٹھڑی
کھلوا کر اندر چلے گئے ماریا نے یہ موقع غنیمت جانا اور وہ لپک کر اندر
چلی گئی ناگ اور عنبر سر جوڑے پریشان اداس بیٹھے تھے ماریا نے
جاتے ہی کہا۔

عنبر بھائی سلام۔

ماریا کی آواز سنتے ہی عنبر اور ناگ کی خوشی سے باچھیں کھل گئیں وہ بے حد خوش ہوئے ناگ بولا۔

ماریا بہن خدا کا شکر ہے کہ تم زندہ ہو مگر یہ بتاؤ کہ تم زندہ کیسے رہیں اس بد بخت نے تو سارے کمرے میں آگ لگا دی تھی۔

ماریا نے کہا۔

خدا نے مجھے بچانا تھا سو بچا لیا، موٹے کے نوکر نے مجھے آ کر کمرے میں سے باہر نکال دیا نہیں تو میں اندر ہی جل بھن کر راکھ ہو چکی ہوتی

ناگ نے کہا۔

خدا کا شکر ہے کہ ہم نے پھر تمہاری آواز سنی ہم تو بے حد افسوس کر چکے تھے۔

ماریا نے کہا۔

اچھا یہ بتاؤ کہ اب سازش کیا تیار ہو رہی ہے۔؟

عنبر نے گنڈپ اور سوانا کے درمیان جو باتیں ہوئی تھیں وہ ساری کی ساری بیان کر دیں ماریا بولی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے ابھی سے جا کر ملکہ کو خبر دار کر دینا ہو گا۔

ہاں ماریا بہن یہ کام تم ہی کر سکتی ہو، فوراً جاؤ اور ملکہ اور بادشاہ کو جا کر خبر دار کر دو کہ شہزادہ ولی عہد کی زندگی سخت خطرے میں ہے اس کے گرد پہرہ سخت کر دیا جائے۔

میں ابھی جاتی ہوں تم لوگوں کو میں رات کو یہاں پھر ملوں گی۔

عنبر نے کہا۔

ہو سکتا ہے ہماری تمہاری ملاقات شاہی محل میں ہی ہو جائے کیونکہ ہم ان لوگوں کے ساتھ ہی ہوں گے۔

بہتر ہے۔

اب باہر سے گنڈپ وغیرہ کی آوازیں سنائی دیں ناگ نے کہا۔

وہ لوگ آرہے ہیں تم جلدی سے باہر نکل جاؤ۔

گنڈپ اور سوانگ کوٹھڑی میں آگئے انہوں نے سیاہ کپڑے اٹھا
رکھے تھے جنہیں پہن کر وہ شاہی محل میں آدھی رات کو جانا چاہتے تھے
ماریا کمرے میں سے باہر نکلنے لگی تو اس کا کندھا دروازے سے ٹکرا گیا
دروازہ زور سے بج اٹھا گنڈپ نے چونک کر دیکھا۔

یہ دروازہ کس نے ہلایا ہے۔

سوانگ نے حیرانی سے پوچھا۔

کون ہوسکتا ہے۔

کہیں وہ غیبی چڑیل پھر تو نہیں آگئی۔ عنبر ناگ کیا وہ اندر آئی تھی تم
لوگوں نے محسوس کیا اسے۔؟

ناگ نے کہا۔

ہرگز نہیں استاد، ہم نے تو یہاں کسی کی موجودگی کو محسوس نہیں کیا یہاں

تو ہم اکیلے ہی بیٹھے ہیں۔

سوانگ اگر وہ کم بخت بچ گئی ہے اور زندہ ہے تو ہم پر بڑی بھاری
مصیبت نازل ہوسکتی ہے۔

سوانگ نے کہا۔

لیکن بھائی گنڈپ اس نے ہماری سازش کی باتیں تو سنی ہی نہیں ہیں،
اسے کیا معلوم کہ ہم کون سی چال چل رہے ہیں۔؟

عنبر کہنے لگا۔

سوانگ ٹھیک کہتا ہے غیبی چڑیل اگر زندہ بھی ہوئی تو اسے ہمارے
منصوبے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوسکتا۔

گنڈپ بولا۔

ارے کم بختو، وہ ہمارے سارے کیے کرائے پر پانی پھینک سکتی ہے
خدا سے دعا کرو کہ وہ زندہ نہ ہو۔

بھائی وہ مر چکی ہے فکر نہ کرو۔ اب یہ بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا ہے سوانگ
کی اس بات پر گنڈپ کی توجہ سیاہ کپڑوں کی طرف بٹ گئی اس نے
کہا۔

یہ سیاہ کپڑے پہن کر ہمیں آدھی رات کے اندھیرے میں محل کے اندر
داخل ہونا ہے۔ یہ کپڑے ہمیں گھر سے نکلتے وقت پہننے ہوں گے۔

طوفانی دریا

ماریا حویلی سے باہر گلی میں آ گئی۔

اب وہ شاہی محل میں جا کر ملکہ چین کو خبردار کرنا چاہتی تھی کہ آج رات
اس کے شہزادے کو قتل کرنے کی سازش بنائی جا رہی ہے محل وہاں سے
کافی فاصلے پر تھا، اس کے لئے ضروری تھا کہ ماریا کسی شے پر سوار ہو
کر جائے گھوڑاا اس کے پاس نہیں تھا وہاں کسی جگہ اسے کھلا گھوڑا
دکھائی بھی نہیں دے رہا تھا ہر کوئی گھوڑے پر سوار چلا جا رہا تھا ماریا
بازار میں تیز تیز چل رہی تھی اچانک اسے ایک گھوڑا گاڑی نظر آئی وہ
ایک جگہ کھڑی تھی اس کا مالک شاید اندر کوئی شے خرید رہا تھا ماریا نے
سوچا کہ کیوں نہ وہ اس گھوڑا گاڑی پر سوار ہو کر شاہی محل کو چل دے۔

وہ آگے بڑھی اور گھوڑا گاڑی کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی۔

وہ گاڑی بڑی عمدہ تھی اور مضبوط لوہے سے بنی تھی آگے دو بڑے ہی
صحت مند اور توانا گھوڑے جتے ہوئے تھے سائیس بھی مالک کے
ساتھ ہی اندر گیا ہوا تھا، ماریا نے کچھ سوچنے کی بجائے چھلانگ لگا دی
اور گاڑی پر سوار ہو گئی اس کے گاڑی پر سوار ہوتے ہی گاڑی مع
گھوڑوں کے غائب ہو گئی گھوڑوں نے اگلی ٹانگیں اوپر اٹھالیں۔وہ
زور سے ہنہنائے اور بدک کر آگے کو دوڑ پڑے ماریا ڈر کر ایک طرف
کو سمٹ گئی لوگ بڑے حیران تھے کہ گھوڑوں کے بھاگنے کی آوازیں
آ رہی ہیں مگر گھوڑے کہیں دکھائی نہیں دیتے ماریا نے باگیں کھینچ کھینچ
کر بے حد کوشش کی کہ گھوڑوں کو کھڑا کرے مگر گھوڑے تو وحشیوں کی
طرح بھاگے چلے جا رہے تھے۔

ماریا ایک نئی مصیبت میں پھنس گئی تھی اس سے تو کہیں بہتر تھا کہ وہ

پیدل چل کر ہی محل میں پہنچ جاتی گھوڑے پاگلوں کی طرح بھاگے چلے
جا رہے تھے اب وہ شہر سے باہر نکل آئے تھے اور میدانی علاقہ شروع
ہو گیا تھا ماریا نے سوچا کہ وہ چھلانگ لگا دے مگر ایسا کرنا اپنی موت کو
دعوت دینے کے برابر تھا گھوڑا گاڑی بڑی تیز رفتاری سے جا رہی تھی
زمین پتھریلی تھی اگر ماریا چھلانگ لگا دیتی تو اس کا سارا جسم لہولہان ہو
جاتا بلکہ ممکن تھا کہ وہ مر بھی جاتی۔اس کی ہڈی پسلی ایک ہو جاتی۔

ماریا کا دماغ چکر کھانے لگا کہ وہ کیا کرے۔؟

اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا وہ باگوں کو بار بار کھینچ کر گھوڑوں کو کھڑا
کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر گھوڑے رکنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے
اب شہر کافی پیچھے رہ گیا تھا میدانی علاقہ بھی ختم ہو گیا تھا گھوڑے
پتھریلی سڑک پر پہاڑوں کی طرف بھاگے چلے جا رہے تھے اب
پہاڑی ٹیلے شروع ہو گئے یہ ٹیلے دور تک چلے گئے تھے سڑک ان میں

سے گھوم پھر کر ٹیلوں کے دوسری طرف نکل گئی تھی ٹیلوں سے باہر نکل
کر گھوڑا گاڑی آئی تو سامنے دریا کا پل آ گیا ماریا کا کلیجہ کانپ گیا۔

اگر گھوڑا گاڑی پل پر سے گر پڑی تو کیا ہوگا۔؟

یہ پل پتھروں سے بنایا گیا تھا گھوڑے وحشیوں کی طرح دوڑتے
ہوئے پل پر چڑھ گئے پل عبور کرتے ہوئے گاڑی کا ایک پہیہ پل کی
دیوار سے ٹکرا گیا اور گاڑی الٹ کر گھوڑوں سمیت دریا میں گر پڑی۔
دریا تیز رفتار تھا گھوڑے گاڑی کو لے کر دریا میں ڈوب گئے جھٹکے سے
ماریا دور جا گری وہ تیز اور ٹھنڈے پانی میں تیرنے لگی سردی سے اس
کے دانت بج رہے تھے دریا میں گرنے کے صدمے سے وہ بے ہوش
ہوتے ہوتے رہ گئی تھی اب مصیبت اس کے سر پر آن پڑی تھی اور وہ
اس کا جواں ہمتی اور بہادری سے مقابلہ کرنا چاہتی تھی۔

دریا کی لہریں اسے بہائے لیے چلی جا رہی تھیں دریا آگے جا کر

پہاڑوں کی طرف گھوم گیا یہ دریا اتنا چوڑا نہیں تھا مگر پانی کی رفتار اس
قدر تیز تھی کہ ماریا ایک تنکے کی طرح بہے چلی جا رہی تھی دریا پہاڑوں
میں سے نکل کر ایک درے میں آ گیا یہاں چاروں طرف پہاڑ ہی
پہاڑ کھڑے تھے اور بیچ میں دریا بہتا چلا جا رہا تھا یہاں آ کر پانی کا
بہاؤ کچھ ہلکا ہو گیا تھا ماریا کے ہاتھ پیر سن ہو گئے تھے پھر بھی وہ
کنارے کی طرف بڑھنے کی کوشش کرنے لگی اتفاق سے اس کا ہاتھ
ایک پتھر پر پڑ گیا۔

وہ پتھر کے اوپر آ کر بیٹھ گئی یہاں سے وہ کھسکتی کھسکتی اس بڑے پتھر پر
چلی گئی جو کنارے کے قریب ہی دریا میں پڑا تھا اس پتھر پر سے وہ
کنارے پر کود گئی کنارے پر آتے ہی وہ بے سدھ ہو کر زمین پر
اوندھے منہ پڑ گئی کافی دیر اسی طرح پڑی رہنے کے بعد وہ اٹھی اور
دھوپ میں اپنے کپڑے سکھانے لگی کپڑے سوکھ گئے تو وہ اٹھ کر ایک

طرف کو چل پڑی اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں سے کہاں آن پہنچی
ہے اتنا معلوم تھا کہ وہ شہر سے سینکڑوں میل دور نکل آئی ہے دریا چونکہ
پہاڑی تھا اس لئے اس نے ماریا کو چکر دے کر میل ہا میل آگے لا کر
پھینک دیا تھا کمزوری اور بھوک کے مارے ماریا کا برا حال ہو رہا تھا
اسے سردی بھی بہت لگ رہی تھی وہ چاہتی تھی کہ گرم قہوہ پی کر دھوپ
میں لیٹ جائے کیونکہ اس طرح اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ تھا وہ
لڑکھڑا لڑکھڑا کر چل رہی تھی۔ اسے ایک جھونپڑی سی دکھائی دی تو اس
کی جان میں جان آ گئی وہ اس جھونپڑی کی طرف چلنے لگی یہ جھونپڑی
ایک جگہ چٹان کے پاس بنی ہوئی تھی جھونپڑی کے باہر کوئی بھی نہیں
تھا۔

ماریا جھونپڑی میں داخل ہو گئی اندر بھی کوئی نہیں تھا چولہے پر آگ جل
رہی تھی اور پانی گرم ہو رہا تھا ماریا نے خدا کا شکر ادا کیا اور چولہے کے

پاس آ کر کھڑی ہو گئی ایک جگہ مٹی کی پیالی میں خشک قہوہ پڑا تھا ماریا
نے جلدی سے ایک پیالہ قہوہ بنا کر پیا اور زمین پر بچھے ہوئے خشک
گھاس کو بستر بنا کر لیٹ گئی وہ بے حد تھکی ہوئی تھی اسے نیند آ گئی اس
کی آنکھ کھلی تو باہر کسی نے گدھے کو مارا تو وہ زور سے رینگنے لگا۔

ماریا زمین پر سے اٹھ کر پرے ہو گئی ایک لکڑہارا بوڑھا لکڑیوں کا گٹھا
گدھے پر سے اتار رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس سے باتیں بھی کرتا جا رہا
تھا۔

کم بخت تو پھر ضد کرنے لگا۔ اچھا ٹھہر جا، آج میں تمہیں
حلال کر کے ہی دم لوں گا، تو نے پھر مجھے تنگ کرنا شروع کر دیا ہے
لکڑہارے نے لکڑیاں لا کر اندر رکھیں اور چولہے کے پاس آ کر حیرانی
سے پیالے کو دیکھ کر خود بخود ہی بولا۔

ہائیں۔ یہ پیالی میں قہوہ کس نے پیا ہے۔؟

پھر ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

مگر یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے پھر یہ قہوہ کون پی گیا، میرا خیال ہے
ضرور پہاڑی ڈاکوؤں میں سے کوئی آیا ہوگا کم بختوں نے میرا جینا
حرام کر رکھا ہے کھانے پینے کی چیزیں لاتا ہوں اور یہ ڈاکو مجھ سے
چھین کر لے جاتے ہیں۔

ماریا دور بیٹھی بوڑھے لکڑ ہارے کی باتیں بڑی دل چسپی سے سنتی
رہی بوڑھا اپنے لیے قہوہ تیار کرنے لگا اتنے میں باہر شور سا ہوا اور دو
گھوڑ سوار جھونپڑی کے باہر آکر رک گئے انہوں نے بوڑھے کو باہر
بلایا خود گھوڑوں سے اتر پڑے بوڑھے نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔

جناب کیا حکم ہے۔؟

وہ سمجھ گیا کہ یہ دونوں پہاڑی ڈاکو ہیں۔

ایک ڈاکو نے گرج کر کہا۔

او بڈھے ہم ڈاکو ہیں۔ ہم ڈاکہ ڈالنے جا رہے ہیں ہمیں بھوک لگی
ہے جلدی سے اندر جو کچھ بھی کھانے کو ہے باہر لے آ۔

بوڑھا بولا۔

حضور، میرے پاس تو اس وقت سوائے قہوے کی ایک پیالی کے اور
کچھ بھی نہیں ہے۔

ایک ڈاکو بولا۔

بکتے ہو۔ جلدی سے اندر جو کچھ ہے باہر لے آ۔

بوڑھے نے کہا۔

سرکار آپ خود چل کر دیکھ لیں۔

چلو۔

دونوں ڈاکو گھوڑوں پر سے اترے انہوں نے اندر آ کر جھونپڑی کی
ایک ایک شے کو الٹ پلٹ کر دیکھا جب کھانے کو کچھ نہ ملا تو انہوں

نے بوڑھے کو مارنا شروع کر دیا بے چارے بوڑھے کی چیخیں نکل گئیں
ماریا کو بے حد غصہ آیا کہ یہ کمینے ڈاکو ایک بے چارے بڈھے کو اس
قدر مار رہے ہیں وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اس نے زمین پر ایک طرف
رکھا ہوا ڈنڈا اٹھا لیا اور پوری طاقت سے ایک ڈاکو کے سر پر دے مارا
ڈنڈے کے لگتے ہی ڈاکو کی آواز نکالے بغیر زمین پر گر پڑا۔

دوسرے ڈاکو نے حیرانی سے ادر گرد اور پھر بوڑھے کی طرف دیکھا
تو نے میرے ساتھی کو مار ڈالا۔ اب تو بھی میرے ہاتھ سے بچ کر نہیں
جا سکتا۔

دوسرے ڈاکو نے خنجر نکال لیا۔ بوڑھا ہاتھ جوڑ کر بولا۔

حضور قسم لے لیں میں نے آپ کے ساتھی کو نہیں مارا، میں بے گناہ
ہوں مجھے بالکل نہیں معلوم کہ ڈنڈا کس نے مارا ہے میں نے آپ کے
ساتھی کو نہیں مارا۔

ڈاکو نے گرج کر کہا۔

بکواس بند کرو۔ تم نے نہیں مارا، تو پھر کیا یہاں تیرے فرشتوں نے
اسے مارا ہے۔ اب تو بھی اپنی موت کے لئے تیار ہو جا۔

جوں ہی دوسرا ڈاکو آگے بڑھا ماریا نے دوسرا ڈنڈا اس کے سر پر بھی
دے مارا، وہ ڈاکو بھی تیورا کر گر پڑا اور بے ہوش ہو گیا بوڑھا لکڑہارا تو
پھٹی پھٹی آنکھوں سے ادر گرد تکنے لگا کہ یا خدا یہ ماجرا کیا ہے یہ کون
ہے جو ان لوگوں کو ڈنڈے مار مار کر ہلاک کر رہا ہے ماریا نے سوچا کہ
بوڑھے سے باتیں کرنا فضول ہے اسے گھوڑے کی سخت ضرورت ہے
اور باہر ڈاکوؤں کے دو گھوڑے کھڑے ہیں کیوں نہ ان میں سے ایک
گھوڑے پر سوار ہو کر شاہی محل پہنچ جائے اور ملکہ کو اس کے شہزادے کی
قتل کی سازش سے آگاہ کر دے۔

وہ جھونپڑی سے باہر نکلی۔ باہر آتے ہی خدا جانے گھوڑوں کو کیا ہوا کہ

ایک دم بدکے اور زور زور سے اپنے دونوں پاؤں زمین پر مارنے
لگے ماریا نے آگے بڑھ کر ایک گھوڑے کو قابو میں کرنے کی کوشش کی
مگر وہ تو ہاتھ نہیں لگنے دے رہے تھے چنانچہ وہ دونوں گھوڑے اپنی
اپنی رسیاں تڑا کر وہاں سے سرپٹ بھاگ گئے۔

ماریا بے چاری ناکامی کے عالم میں گھوڑوں کو تکتی رہ گئی تھوڑی دور جا
کر ہی گھوڑے اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئے ماریا پریشان ہو کر
وہیں بیٹھ گئی بوڑھا اس دوران میں دونوں ڈاکوؤں کی لاشوں کو گھسیٹ
کر جھونپڑے سے باہر لا چکا تھا وہ ایک ایک ڈاکو کے سینے پر کان لگا
کر دل کی دھڑکن سننے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ دونوں ڈاکو ہلاک ہو
چکے تھے بوڑھے نے ایک ڈاکو کی لاش کو گھسیٹا اور پہاڑ پر سے نیچے
گہری کھڈ میں گرا دیا پھر اس نے دوسری لاش کو گھسیٹا اور اسے بھی
گہری کھڈ میں گرا دیا۔

ماریا چپ چاپ بیٹھی بوڑھے کو یہ کام کرتے دیکھتی رہی وہ چاہتی تھی
کہ بوڑھے سے باتیں کرے مگر اسے شک تھا کہ بوڑھا بھی ڈر کر
بھاگ جائے گا بوڑھے کا گدھا جھونپڑی کے باہر بندھا ہوا تھا مگر
ماریا بے چارے لکڑہارے کو اس کے گدھے سے محروم کرنا نہیں چاہتی
تھی دوپہر گزر گئی تھی اور سورج غروب ہونے والا ہی تھا اسے ہر
حالت میں رات ہونے سے پہلے پہلے شاہی محل میں پہنچنا چاہیے تھا
مگر اس کے کوئی آثار کوئی امید دکھائی نہیں دے رہی تھی آخر وہ اٹھ
کھڑی ہوگئی اور اس نے شہر کو جانے والی چھوٹی سی پہاڑی پگ ڈنڈی
پر چلنا شروع کر دیا۔

چلتے چلتے وہ تھک کر چور ہوگئی ابھی تک اسے شہر کی فصیل نظر نہیں آئی
تھی اب وہ دریا کے ساتھ ساتھ واپس جا رہی تھی ابھی وہ شہر سے کافی
دور تھی کہ شام ہوگئی دھوپ ڈھل گئی اور ہر طرف شام کی ہلکی ہلکی سیاہی

پھیل گئی ماریا کا دل دھڑکنے لگا کہ اب تو وہ کسی صورت میں بھی رات تک شہر نہیں پہنچ سکتی وہ لوگ ضرور شہزادے کو ہلاک کر دیں گے، پھر اسے خیال آیا کہ ناگ اور عنبر ایسا نہیں ہونے دیں گے وہ ان کے ساتھ ہیں۔

اسے ایک جگہ دیے کی روشنی نظر آئی۔

ماریا اس روشنی کی طرف آنے لگی یہ دیا ایک لکڑی کے چھوٹے سے مکان کے باہر جل رہا تھا ماریا نے قریب آ کر دیکھا کہ ایک عورت فرش پر چولہے کے پاس بیٹھی روٹیاں پکا رہی ہے اس کا خاوند پاس بیٹھا روٹی کھا رہا ہے روٹی کھانے کے بعد وہ ہاتھ دھو کر اٹھا اور بولا۔

میں ساتھ والے گاؤں جا رہا ہوں کوشش کروں گا کہ رات تک واپس آ جاؤں اگر واپس نہ آیا تو صبح ضرور آ جاؤں گا تم کوٹھڑی کا دروازہ اندر سے بند رکھنا اور خبردار کسی کے لئے بھی دروازہ مت کھولنا۔

عورت بولی۔

بہت بہتر۔

خاوند چلا گیا عورت وہاں اکیلی رہ گئی وہ کسی کام کے لئے اندر گئی تو ماریا نے آگے بڑھ کر چنگیر میں سے ایک روٹی اٹھا لی اور کھانی شروع کر دی عورت نے واپس آ کر چنگیر کی روٹیاں کپڑے میں لپیٹیں اور کمرے میں جا کر دیا جلانے لگی اسے محسوس ہی نہ ہوا کہ ایک روٹی غائب ہو گئی ہے کمرے کا دیا جلا کر اس نے دروازے کو اندر سے بند کر کے کنڈی لگا دی اور اندر بستر پر لیٹ گئی تھی ماریا کو اب خیال آیا کہ اسے بھی اندر جا کر سو جانا چاہیے تھا اب وہ رات کہاں جنگل میں ماری ماری پھرے گی مگر اب وہ لاکھ دروازہ کھٹکھٹاتی اندر سے کسی نے نہیں کھولنا تھا۔

چاروناچار وہ باہر صحن میں ہی ایک طرف پڑ کر لیٹ گئی۔ رات کا پہلا

پھر گزر رہا تھا کہ وہاں تین پہاڑی ڈاکو آ گئے یہ علاقہ پہاڑی ڈاکوؤں
سے بھرا ہوا تھا یہ ڈاکو رات کو ڈاکے ڈالا کرتے تھے یہ لوگ غریب
آدمیوں کو بھی لوٹ لیا کرتے تھے ماریا نے گھوڑوں کے ہنہنانے کی
آوازیں سنیں تو اس کی آنکھ کھل گئی کیا دیکھتی ہے کہ تین ہٹے کٹے ڈاکو
تلواریں ہاتھوں میں لیے گھوڑوں پر سوار آئے ہیں اور دروازے پر
ہاتھ مار کر کہہ رہے ہیں۔

دروازہ کھولو، جو کچھ اندر موجود ہے ہمیں دے دو، ہم ڈاکو ہیں۔

اپنا ڈاکو ہونا وہ اس لئے ظاہر کر دیا کرتے تھے کیونکہ لوگ ڈاکو کا نام سن
کر ڈر جایا کرتے تھے اور جلدی سے جو کچھ ہوتا تھا نکال کر سامنے رکھ
دیتے تھے مگر عورت کو اس کے مالک نے منع کر دیا تھا کہ خبردار گھر کا
دروازہ ہرگز نہ کھولنا چنانچہ وہ اندر بیٹھی خوف سے کانپتی رہی مگر اس
نے دروازہ نہ کھولا۔

ڈاکوؤں نے پھر کہا۔

دروازہ کھول دو نہیں تو ہم دروازہ توڑ دیں گے۔

مگر عورت نے پھر بھی اندر سے دروازہ نہ کھولا۔

ایک ڈاکو نے کہا۔

دروازے کو توڑ دو۔

دوسرے ڈاکوؤں نے دروازے پر تلواریں مارنی شروع کر دیں پرانی
لکڑی کا دروازہ تھا وہ ٹوٹنا شروع ہو گیا اندر سے عورت کے رونے کی
آواز آنے لگی۔

اب ماریا نے سوچا کہ اس نے اس عورت کے گھر کی روٹی کھائی ہے
اسے ضرور بچانا چاہیے چنانچہ اس نے پتھر اٹھا کر ایک ڈاکو کے ہاتھ پر
زور سے مارا اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی ماریا نے تلوار کا ایک وار کر
کے اسی ڈاکو کا بازو کاٹ کر پھینک دیا۔

وہ ڈاکو تو ششدر رہ گیا اور چیخ مار کر ایک طرف کو بھاگ اٹھا دوسرے
ڈاکو اسے آوازیں دیتے لگے اب ماریا نے تلوار کا دوسرا ہاتھ مار کر ایک
اور ڈاکو کا بازو کاٹ دیا ڈاکوؤں میں افراتفری مچ گئی کہ یہ کون غیبی
بھوت ہے جوان کے بازو کاٹتا چلا جا رہا ہے ماریا نے کڑک کر کہا۔

سنو ڈاکوؤ۔ میں اس علاقے کا بھوت ہوں اور عورت بن کر یہاں
گھومتا پھرتا ہوں............ میری بات غور سے سنو۔ اگر تم نے اس
عورت کو ٹوٹے ہوئے دروازے کی قیمت نہ دی تو میں تم سب کا پیچھا
کر کے قتل کر دوں گی۔

ڈاکوؤں کا تو خوف سے رنگ اڑ گیا۔

اے بھوت، دیوتا کے لئے ہمیں بخش دے ہم اس عورت کو ایک ہزار
سونے کے سکے دیے دیتے ہیں۔

ماریا نے کہا۔

فوراً دے دو۔

ڈاکوؤں کے سردار نے اشارہ کیا، ایک ڈاکو آگے بڑھا اور اس نے
ہزار سونے کے سکوں کا تھیلا عورت کے ٹوٹے ہوئے دروازے کے
آگے رکھ دیا۔

ماریا بولی۔

اب تم بھاگ جاؤ یہاں سے اور خبردار پھر اگر اس طرف کا رخ کیا تو
میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔

ڈاکو گھوڑوں پر سوار ہو کر بھاگنے لگے تو ماریا نے گرج کر کہا ایک گھوڑا
اسی جگہ چھوڑتے جاؤ۔

ڈاکوؤں کے سردار نے کہا۔

بہتر جناب۔

ڈاکو ایک گھوڑا اسی جگہ چھوڑ کر وہاں سے رفو چکر ہو گئے اس زمانے

میں اگر ڈاکے بڑے پڑتے تھے تو لوگ وہم پرست بھی بڑے تھے اور جنوبی بھوتوں سے اس قدر ڈرتے کہ ان کا ہر کہا مانتے تھے عورت نے ڈاکوؤں کو وہاں سے بھاگتے دیکھا تو ٹوٹے ہوئے دروازے میں سے باہر آ گئی زمین پر اشرفیوں کی تھیلی پڑی تھی وہ بڑی حیران تھی کہ ڈاکو اشرفیوں کی تھیلی وہاں پھینک کر کیسے بھاگ گئے۔؟

ماریا نے بڑی پرسکون آواز میں اس عورت سے کہا۔

میری بہن، میں بھوت نہیں ہوں میں ایک نیک روح ہوں اتفاق سے ادھر سے گزر رہی تھی کہ تمہیں مصیبت میں دیکھا تو تمہاری مدد کو آ گئی ڈاکو تمہارا دروازہ توڑ گئے ہیں میں نے ان سے یہ اشرفیاں رکھوالی ہیں انہیں لے لو اور جب تمہارا خاوند آئے تو اسے کہنا کہ دروازہ نیا لگوا لے۔

عورت نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

اے نیک روح میں کس زبان سے تمہارا شکریہ ادا کروں، تو نے میری عزت بچائی میری جان بچائی، میں تمہارا یہ احسان کبھی فراموش نہیں کروں گی۔

ماریا نے کہا۔

کوئی بات نہیں بہن انسان کو انسان کے کام آنا چاہیے۔

عورت نے پوچھا۔

کیا تم آسمانوں پر رہتی ہو۔؟

ماریا بولی۔

ہاں بہن، میں آسمانوں پر رہتی ہوں۔

عورت نے کہا۔

اے نیک روح، میرے خاوند کا کاروبار خراب ہے ہم لوگ غریب ہیں کیا کوئی ایسی بات ہو سکتی ہے کہ ہمارا کاروبار چل نکلے۔

ماریا بولی۔

نیک بہن، اس تھیلے کو کھولو اس میں اتنی اشرفیاں ہیں کہ تمہارا خاوند اس سے اپنے کاروبار کو ترقی دے سکتا ہے۔

عورت نے تھیلا کھولا تو حیران رہ گئی وہ سونے کی اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا ماریا نے مسکرا کر اس عورت کی طرف دیکھا اور گھوڑے پر سوار ہو کر آگے چلنے ہی والی تھی کہ اسے خیال آیا، رات کو کہاں در بدر پھرے گی چنانچہ وہ عورت کی اجازت لے کر اسی مکان میں ایک طرف لیٹ کر سوگئی۔

رات کو حملہ

ادھر جب آدھی رات ہوئی تو قتل کی سازش کا وقت آگیا۔

گنڈپ کی حویلی میں عنبر ناگ اور سوانگ وغیرہ نے کالے کپڑے پہنے وہ ایک ایک کر کے حویلی سے باہر نکلے اور شہر کی گلیوں میں سے ہوتے باہر میدان میں آگئے یہاں گھوڑے ان کا انتظار کر رہے تھے گھوڑوں پر سوار ہو کر وہ شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئے رات بڑی اندھیری تھی ہر طرف خاموشی تھی دور سے کبھی کبھی کسی کتے کے بھونکنے کی آواز آجاتی تھی وہ گھوڑوں کو قدم قدم چلاتے شاہی محل کے اس حصے کی طرف آگئے جہاں ملکہ رہتی تھی یہ حصہ محل کے مغربی جانب تھا اور اس کے پہلو میں گول دیوار اوپر تک چلی گئی تھی۔

یہاں سے وہ پچھواڑے والی دیوار کی طرف آ گئے۔

یہاں پر ایک جگہ آم کے درختوں کے گھنے جھنڈ تھے گنڈپ نے سرگوشی میں ناگ سے کہا۔

یہی وہ جگہ ہے۔

اب وہ سارے کے سارے درختوں کے نیچے گھوڑوں پر سے اتر کر کھڑے ہو گئے اور اوپر محل کی عقبی دیوار کی طرف دیکھنے لگے اس دیوار پر سے سوانا نے کمند کو نیچے پھینکنا تھا کچھ دیر گزرنے کے بعد سوانگ نے بے چین ہو کر کہا۔

کہیں وہ سو تو نہیں گیا گنجے کا بیٹا۔؟

گنڈپ نے کہا۔

اگر وہ سو گیا ہے تو میں ابھی جا کر سب سے پہلے اسے قتل کر دوں گا کم بخت کو اپنی ذمے داری کا بھی احساس نہیں۔؟

ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ دیوار کے اوپر سوانا کا سایہ نمودار ہوا۔

وہ آ گیا ہے۔

سوانگ نے پوچھا۔

کیا رسا نیچے پھینک رہا ہے۔؟

گنڈپ بولا۔

ہاں، اس نے رسا نیچے لٹکا دیا ہے۔

سوانا نے اوپر سے رسا نیچے لٹکا دیا، گنڈپ نے آگے بڑھ کر رسے کو تھاما اور دیوار کے ساتھ ساتھ اوپر چڑھنا شروع کر دیا اوپر جا کر وہ دیوار کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔

اب سوانگ نے رسے کے ذریعے اوپر چڑھنا شروع کر دیا سوانگ کے جانے کے بعد عنبر اور ناگ اکیلے رہ گئے انہیں یہ موقع بڑی مشکل سے ملا تھا۔

ناگ نے کہا۔

عنبر بھائی اب کیا کرنا چاہیے۔؟

عنبر نے کہا۔

شی، آہستہ بولو۔ نازک وقت آرہا ہے اس کے لئے ہمیں بڑی ہوشیاری اور چالاکی کی ضرورت ہے تمہیں اوپر جا کر ہم سے الگ ہو جانا ہے تمہارا کام صرف یہ ہو گا کہ جب یہ لوگ شہزادے کے کمرے میں داخل ہونے لگیں تو انہیں وہیں ڈس کر بے ہوش کر دینا۔

ناگ نے پوچھا۔

اور تم کہاں ہو گے۔؟ کیا ہم ملکہ کو جا کر خبردار نہ کر دیں۔؟

عنبر نے کہا۔

اس کے لئے اب وقت باقی نہیں رہا، اگر تم ابھی اس طرف کو چلے گئے تو شک کی وجہ سے ہو سکتا ہے یہ لوگ واپس چلے جائیں میں چاہتا

ہوں کہ آج انہیں پکڑوایا جائے۔

انہیں بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت ہے میں تو کہتا ہوں کہ انہیں ختم کر دینا چاہیے۔

عنبر بولا۔

نہیں، میں انہیں زندہ بادشاہ کے دربار میں پیش کرنا چاہتا ہوں کیا تم ایسا نہیں کر سکتے۔؟

ناگ نے کہا۔

میرے لیے بے ہوش کرنا مشکل ہو گا کیونکہ میرا زہر ان دنوں بہت زیادہ ہو رہا ہے میں نے اگر انہیں ایک بار ڈس دیا تو وہ زندہ نہ بچ سکیں گے۔

پھر کیا کیا جائے؟ میں انہیں مارنا نہیں چاہتا، میں انہیں زندہ پکڑ کر ان کے باقی ساتھیوں کا سراغ لگانا چاہتا ہوں تا کہ ملک چین کے امن

پسند عوام کو ہمیشہ۔ ہمیشہ کے لئے دشمن کی سازشوں سے چھٹکارا مل
جائے۔

اوپر سے سوانگ نے آواز دی۔

تم کیا کر رہے ہو؟ اوپر کیوں نہیں آتے۔؟

آ رہے ہیں۔

اور عنبر اور ناگ بھی رسے کے ذریعے شاہی محل کی دیوار کے اوپر چڑھ
گئے اندھیرے میں سوانا انہیں ایک بارہ دری کے اندر لے گیا جہاں
سیڑھیاں نیچے اتر گئی تھیں وہ سیڑھیاں اترنے لگے یہ سیڑھیاں
اندھیری اور ویران تھیں سوانا گنجا آگے آگے جا رہا تھا اس کے پیچھے
گنڈپ اور سوانگ تھے اور ان کے پیچھے عنبر اور ناگ چل رہے تھے
سیڑھیاں اتر کر وہ انہیں ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں لے گیا یہاں
اندھیرا تھا سوانا نے ایک چراغ روشن کیا، ان سب کے پاس تلواریں

اور خنجر تھے سوانا بولا۔

یہاں سے آگے چل کر وہ علاقہ شروع ہو جاتا ہے جہاں قدم قدم پر
سپاہی تلواریں لیے پہرہ دے رہے ہیں تم لوگوں کو ایک ایک سپاہی
سے مقابلہ کرنا ہوگا، یہاں سے نکل کر ایک لمبی راہداری میں سے
گزرنے کے بعد ملکہ کی خواب گاہ کا دروازہ آ جائے گا، جس کے اندر
شہزادہ سو رہا ہے۔

گنڈپ نے کہا۔

کیا تم سپاہیوں کو بے ہوشی کی کوئی شے نہیں کھلا سکے۔؟

سوانا نے کہا۔

ایسا نہیں ہو سکا کیونکہ اگر یہ لوگ بے ہوش ہو جاتے تو اسی وقت میری
گردن قلم کر دی جاتی میرا خیال ہے کہ تم لوگ اگر ایک ایک کر کے چلو
تو ان کی نظریں بچا کر ملکہ کے کمرے تک پہنچ سکتے ہو۔

سوانگ بولا۔

کیوں نہ ہم ان تمام سپاہیوں کو ہلاک کرتے ہوئے آگے بڑھیں؟

گنڈپ نے کہا۔

میرا اپنا بھی یہی خیال ہے ہمیں تمام سپاہیوں کو ختم کر دینا چاہیے
ہمارے پاس تلواریں وغیرہ سب کچھ ہے۔

سوانا نے کہا۔

یہ بات ذرا مشکل ہو گی محل میں شور مچ جائے گا اور تم سب لوگ
پکڑے جاؤ گے اس کی جگہ اگر تم لوگ ان کی نظریں بچا کر ملکہ کے
کمرے تک پہنچنے کی کوشش کرو گے تو زیادہ مناسب بات ہو گی، عنبر
نے کہا۔

مگر ہم کتنے لوگوں سے نظریں بچائیں گے؟

گنڈپ نے کہا۔

آخر تم لوگوں کو میری بات ہی ماننی پڑے گی کہ ہمیں ایک ایک کر کے
سب کو قتل کر دینا چاہیے ہم صرف اسی صورت میں اپنے مقصد میں
کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ناگ نے کہا۔

ایسا کیوں نہ کریں کہ ایک ایک کر کے ہم یہاں سے جائیں تا کہ اگر وہ
پکڑا بھی جائے تو باقی لوگ بچے رہیں، اور دوسری بار کوشش کریں۔

سوانا نے کہا۔

یہ بات بڑی اچھی لگتی ہے میرا خیال ہے ایسا ہی کرتے ہیں مگر پہلے
کون جائے گا۔؟

ناگ نے جھٹ کہا۔

پہلے میں جانے کو تیار ہوں۔

شاباش، گنڈپ بولا۔ مجھے تم سے یہی امید تھی تم بہادر منگول قوم کے

بیٹے ہو، جاؤ خنجر لے جانا، بڑی ہوش مندی سے جانا اور اگر سب
پہرے داروں کو قتل کرنا پڑے تو بھی قتل کرنے سے باز نہ آنا کسی نہ کسی
طرح ملکہ کی خواب گاہ میں پہنچ کر شہزادے کی گردن اتار کر اپنے
ساتھ واپس لے آنا اگر تم کچھ دیر تک نہ آئے تو ہم یہی سمجھیں گے کہ تم
پکڑے گئے ہو پھر ہم دوسرے آدمی کو روانہ کریں گے۔ جاؤ۔

ناگ نے عنبر کو آنکھ ماری اور دروازہ کھول کر خنجر ہاتھ میں لیے چپکے
سے باہر نکل گیا۔ راہداری میں اندھیرا تھا اس نے ایک موڑ گھوم کر
دیکھا کہ دور طاق میں ٹمٹما رہا تھا ناگ اس روشنی کی طرف چل دیا
یہاں سے پہریداروں کی گشت شروع ہو جاتی تھی ناگ ایک سپاہی
کے پاس پہنچ کر بولا مجھے ابھی ملکہ کے پاس لے چلو۔

سپاہی ایک سیاہ لباس والے نوجوان کو اچانک اپنے قریب دیکھ کر
پریشان ہو گیا اس نے جلدی سے ناگ کو گرفتار کر لیا اور اپنے ساتھی
سے کہا۔

اسے نیچے لے جاؤ۔

دوسرا سپاہی ناگ کو لے جانے لگا تو ناگ نے کہا۔

خدا کے لئے مجھے ملکہ کے پاس لے چلو۔ یہ بڑا نازک وقت ہے ولی
عہد شہزادے کی زندگی خطرے میں ہے اسے ہلاک کرنے کی سازش
کی جا رہی ہے وہ لوگ آ رہے ہیں مجھے ملکہ کے پاس لے چلو۔

دوسرا سپاہی مسکرایا پھر اس نے جیب سے ایک رومال نکال کر ناگ
کے منہ پر رکھ دیا منہ پر ہاتھ رکھ کر انگلیوں کو زور سے دبایا، اس کے
ہاتھ میں بے ہوش کر دینے والی دوا میں بھیگا ہوا رومال تھا ناگ اسی
وقت بے ہوش ہو گیا، سپاہیوں نے اسے ایک کمرے میں بند کر دیا۔

ایک سپاہی بولا۔

چور معلوم ہوتا تھا صبح کوتوال کے آگے پیش کریں گے۔

دوسری طرف جب سوانگ نے دیکھا کہ کافی دیر ہوگئی ہے ناگ
واپس نہیں آیا تو اس نے گنڈپ سے کہا۔
میرا خیال ہے اب عنبر کو جانا چاہیے چلو عنبر تم جاؤ اور معلوم کرو کہ ناگ
کہاں ہے۔؟
عنبر یہی چاہتا تھا وہ کوٹھڑی سے باہر نکل گیا لیکن وہ اس بات پر
بڑا حیران تھا کہ ناگ کہاں جا کر گم ہوگیا ہے اگر وہ ملکہ کے پاس پہنچ
گیا ہوتا تو اب تک سپاہیوں کو وہاں پہنچ کر سوانگ وغیرہ کو گرفتار کر لینا
چاہیے تھا مگر ایسا نہیں ہوا تھا سارے محل میں گہری خاموشی چھائی ہوئی
تھی راہداری سے گزر کر جب وہ بھی پہرے داروں کے پاس پہنچا تو
اچانک پیچھے سے چار سپاہیوں نے اس پر چھلانگ لگا کر اسے قابو میں
کر لیا وہ کہتا ہی رہا کہ مجھے ملکہ کے پاس لے چلو شہزادے کی زندگی
خطرے میں ہے مگر اس کی کسی نے نہ سنی اور اسے بھی دوائی سنگھا کر
بے ہوش کر کے ایک کمرے میں بند کر دیا۔
یہ ایک ایسی بات ہوگئی تھی جس کے بارے میں عنبر اور ناگ میں سے
کسی نے بھی سوچا نہیں تھا انہیں وہم بھی نہیں تھا کہ یوں وہ بے ہوش
کر کے کمروں میں بند کر دیے جائیں گے۔
کافی دیر گزرنے کے بعد جب عنبر بھی واپس نہ آیا تو گنڈپ نے کہا۔
میرا خیال ہے اب ہمیں آگے بڑھنا چاہیے وہ لوگ شاید پکڑے گئے
ہیں۔
سوانگ بولا۔
ہمیں پہرے داروں کا کام تمام کر کے آگے بڑھنا ہوگا اگر ہم نے ذرا
بھی بے احتیاطی اور بزدلی سے کام لیا تو ہمارا حشر اچھا نہ ہوگا۔
سوانا نے کہا۔
تم لوگ آگے بڑھو، میں اپنے باورچی خانے میں جاتا ہوں دیوتا

تمہیں کامیاب کریں۔

سوانا چپکے سے دوسری طرف نکل گیا اور گنڈپ اور سوانگ راہداری
میں آگے چل پڑے۔

راہداری خاموش اور ویران تھی یہ آمنے سامنے دیوار کے ساتھ ساتھ ہو
کر رینگ رہے تھے انہوں نے دور موڑ پر ایک چراغ جلتے دیکھا وہ
روشنی کی طرف قدم قدم بڑھنے لگے پھر انہیں ایک پہریدار دکھائی دیا
گنڈپ نے اشارہ کیا سوانگ چیتے کی طرح آگے بڑھا اور ایک دم
سپاہی کی گردن پر جھپٹ کر اس کا گلا کاٹ دیا سپاہی نیچے گر پڑا اور مر
گیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر وہ پھر آگے بڑھے اب ایک اور سپاہی پہرہ
دے رہا تھا اس سپاہی پر گنڈپ نے جھپٹا مارا اور اس کی گردن کاٹ
دی، وہ آواز بھی نہ نکال سکا اور زمین پر گر کر تڑپنے لگا اسے تڑپتا چھوڑ

کر دونوں آگے بڑھے انہیں اب سامنے ملکہ کی خواب گاہ کا دروازہ
دکھائی دے رہا تھا گنڈپ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں سوانگ سے کہا
کہ ہوشیار ہو جائے منزل قریب آگئی ہے۔

سوانا نے ٹھیک کیا تھا وہاں سپاہیوں کا پہرہ سخت تھا ایک سپاہی پہرہ دیتا
ہوا آتا تھا اور گزر جاتا تھا پھر دوسرا سپاہی اس کی جگہ آ کر آگے گزر جاتا
تھا اس طرح پہریداروں کا ایک چکر بندھ گیا تھا۔

گنڈپ اور سوانگ نے تجویز یہ بنائی کہ وہ ایک ایسی جگہ جا کر چھپ
جائیں جہاں ایک ایک کر کے سارے پہرے داروں کو ختم کر دیں
اور پھر ملکہ کی خواب گاہ میں داخل ہو کر شہزادے کو ہلاک کر ڈالیں وہ
ملکہ کی خواب گاہ کی پہلو والی دیوار کی طرف آ گئے یہاں اندھیرا ذرا کم
تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ آمنے سامنے دیوار میں دو مشعلیں روشن تھیں
دونوں رینگ رینگ کر آگے چل رہے تھے پھر وہ ایک جگہ چھپ کر

کھڑے ہوگئے۔

دور سے سپاہی پہرہ دیتے چل رہا تھا جب وہ ان دونوں کے قریب آیا تو انہوں نے جھپٹا مار کر اسے قابو کر لیا اور اس کی گردن دبا دی وہ بے چارہ دم گھٹنے سے مر گیا اور آواز بھی نہ نکال سکا یہی حال دوسرے اور تیسرے پہرے دار سپاہی کا ہوا۔

ہاتھی تلے کچل دو

اب میدان صاف تھا۔

ملکہ کی خواب گاہ کا دروازہ سامنے تھا، وہاں کوئی پہرے دار نہیں تھا سوانگ اور گنڈپ آگے بڑھے وہ دروازے کے قریب ہی پہنچے تھے کہ سامنے سے آتے ہوئے ایک سپاہی نے انہیں دیکھ لیا اس نے ایک دم شور مچا دیا گنڈپ اور سوانگ اس کی طرف لپکے کہ اسے بھی موت کی نیند سلا دیا جائے لیکن اب وقت گزر چکا تھا پہرے دار کے شور مچانے سے وہاں سپاہیوں کا ایک پورا دستہ ادھر اُدھر سے آ کر جمع

ہو گیا تھا گنڈپ اور سوانگ نے تلواریں نکال لیں سپاہیوں نے بھی
تلواریں کھینچ لیں اور وہاں زبردست جنگ شروع ہو گئی گنڈپ اور
سوانگ بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہے تھے ان کی تلواریں بڑی
کاٹ کر رہی تھیں دیکھتے دیکھتے انہوں نے چار پانچ سپاہیوں کو گرا
دیا۔

لیکن آخر وہ اتنے زیادہ سپاہیوں کا کب تک مقابلہ کرتے شور وغل سن
کر محل کے سارے سپاہی وہاں آ گئے تھے سارے محل میں شور مچ گیا
تھا ملکہ اور بادشاہ فومانچو بھی جاگ پڑے تھے بادشاہ اور ملکہ دروازہ
کھول کر باہر آ گئے بادشاہ نے رعب دار آواز میں پوچھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔؟

اس عرصے میں سپاہیوں نے گنڈپ اور سوانگ کو قابو کر لیا تھا۔

پہرے دار نے کہا۔

حضور انور، یہ ڈاکو ہیں اور آپ کی خواب گاہ میں داخل ہونے کی
کوشش کر رہے تھے غالباً یہ حضور شہزادے کو اغوا کرنا چاہتے تھے۔

بادشاہ نے کہا۔

تو کیا یہ منگول جاسوس ہیں لے جاؤ، انہیں کل دربار میں پیش کرو۔

ایک پہرے دار نے کہا۔

حضور انور دو گوریلے ہم نے بھی پکڑے ہیں انہیں بے ہوش کر کے
کمرے میں بند کر رکھا ہے۔

بادشاہ نے کہا۔

انہیں بھی کل ان کے ساتھ ہی پیش کرو وہ بھی ان کے ساتھی ہوں گے

بادشاہ اور ملکہ خواب گاہ میں چلے گئے۔

گنڈپ اور سوانگ کو رسیوں میں جکڑ کر الگ الگ کوٹھڑیوں میں بند
کر دیا گیا دوسری کوٹھڑیوں میں ناگ اور عنبر بھی قید تھے صبح ہو گئی۔

ناگ کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو کوٹھڑی میں قید پایا اسے یاد آ
گیا کہ رات اسے سپاہیوں نے بے ہوش کر دیا تھا اس نے سوچا کہ
ضرور اس کے دوسرے ساتھی بھی گرفتار کر لیے گئے ہوں گے اب
اسے کیا کرنا چاہیے وہ خود جب اور جس وقت چاہے وہاں سے سانپ
بن کر باہر نکل کر آزاد ہو سکتا تھا۔
لیکن عنبر کے بغیر وہ آزاد نہیں ہونا چاہتا تھا پھر اسے یہ بھی بھروسہ تھا کہ
بادشاہ چین اسے نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ وہ تو اس کا دوست ہے
اور اس نے اس کے شہزادے کی جان بچائی تھی چنانچہ وہ وقت کا انتظار
کرنے لگا دوسری جانب عنبر بھی ہوش میں آ گیا تھا اور اس وقت کا
انتظار کر رہا تھا کہ بادشاہ اسے کچھ نہیں کہے گا کیونکہ وہ تو دربار کا شاہی
حکیم ہے اور بادشاہ کا ہمدرد ہے۔
دن چڑھے دربار لگا بادشاہ تخت پر آ کر بیٹھ گیا اس نے حکم دیا کہ رات

کے منگول جاسوسوں کو پیش کیا جائے جو اس کے شہزادے کو ختم کرنے
آئے تھے۔
دربار میں سوانگ اور گنڈپ کے ساتھ عنبر اور ناگ کو بھی پیش کیا گیا
سارے درباری ناگ اور عنبر کو دیکھ کر حیران رہ گئے بادشاہ بھی بڑا
حیران ہوا شاہی حکیم بڑا خوش ہوا کیونکہ اسے ناگ نے شکست دی تھی
اور وہ ناگ کو بادشاہ کی نظروں میں ذلیل ہوتا دیکھ کر بے حد خوشی
محسوس کر رہا تھا۔
بادشاہ نے کہا۔
یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کیا عنبر اور ناگ نے بھی میرے بچے کو ہلاک
کرنے کی سازش کی تھی یہ تو میرے خاص آدمی ہیں اور میں نے تو ان
کی ہمیشہ عزت کی ہے۔
اب گنڈپ اور سوانگ کو پتہ چلا کہ اصل میں عنبر اور ناگ منگول

جاسوس نہیں تھے بلکہ بادشاہ کی طرف سے جاسوسی کرنے آئے تھے
انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ اب انہیں ضرور پھنسایا جائے گا۔عنبر نے
آگے بڑھ کر کہا۔

حضور انور میں اور ناگ جاسوس بن کر ان گوریلوں میں جا ملے تھے
صرف یہ معلوم کرنے کہ یہ لوگ شہزادہ صاحب کو کوئی نقصان تو نہیں
پہنچانا چاہتے پھر ہم ان کے ساتھ ہی محل میں آگئے تاکہ آپ کو اطلاع
کی جائے۔

بادشاہ نے پوچھا۔

پھر تم لوگوں نے مجھے خبردار کیوں نہیں کیا؟

ناگ نے کہا۔

حضور ہم آپ کی طرف آرہے تھے کہ آپ کے سپاہیوں نے ہمیں بے
ہوش کر کے کمروں میں بند کر دیا۔

اس پر گنڈپ نے ہنس کر کہا۔

بادشاہ سلامت میں سچ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا یہ دونوں جھوٹ بول
رہے ہیں اور اپنی جان بچانا چاہتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ دولت
کے لالچ میں ہمارے ساتھ شامل ہو گئے تھے اور انہوں نے آپ کے
بچے کو ہلاک کرنے کا سارا منصوبہ بنایا تھا ہمارے منگول سردار نے ان
دونوں کو ایک صوبے کی صوبے داری پیش کی تھی اس شرط پر کہ یہ شہزادہ
چین کا سر کاٹ کر لے آئیں چنانچہ آج یہ ہمارے ساتھ ولی عہد
شہزادے کا سر کاٹنے آرہے تھے کہ پکڑے گئے اور اب جان بچانے
کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں۔

درباری خوف سے پکار اٹھے۔

ان دونوں کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔

بادشاہ نے کھڑے ہو کر کہا۔

کیا یہ منگول جاسوس ٹھیک کہہ رہے ہیں عنبر؟

عنبر نے کہا۔

بادشاہ سلامت یہ جھوٹ کہتے ہیں، ہم آج بھی آپ کے وفادار ہیں اور کل بھی تھے۔

سوانگ نے قہقہہ مار کر کہا۔

شاہِ چین، ان لوگوں نے ہی ولی عہد شہزادے کو ہلاک کرنے کی سازش بنائی تھی ساری چال ان کی تھی ہم تو ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے یہ اب موت کے خوف سے ایسا کر رہے ہیں۔

بادشاہ نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

ان کو شام ہونے سے پہلے پہلے محل کی دیوار پر لٹا کر اوپر سے ہاتھی گزارے جائیں۔

دربار برخاست ہو گیا۔

بادشاہ کو یقین ہو گیا تھا کہ عنبر اور ناگ دشمنوں کے ساتھ مل گئے ہیں انہوں نے بادشاہ کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ نہ انہیں موت سے ڈر ہے اور نہ دولت کی لالچ ہے مگر بادشاہ نے اپنا حکم صادر کر دیا اور واپس اپنی خواب گاہ میں چلا گیا شاہی حکیم بڑا خوش ہوا کہ اس کا دشمن ختم ہو جائے گا گنڈپ اور سوانگ بھی خوش تھے کہ خود تو مر رہے ہیں مگر ساتھ دشمن کو بھی لے کر مریں گے۔ سپاہیوں نے انہیں لے جا کر قید میں ڈال دیا۔

محل کے اوپر والی دیوار پر دو بڑے بڑے ہاتھی لا کر باندھ دیے گئے قیدیوں کو رسیوں میں جکڑ کر اوپر لایا گیا ناگ اگر چاہتا تو سانپ بن کر فرار ہو سکتا تھا اور کئی لوگوں کو ہلاک کر کے عنبر کو بھی آزاد کروا سکتا تھا مگر وہ بادشاہ کے سامنے اپنی کرامت کرنا چاہتا تھا وہ بے وقوف بادشاہ اور احمق ملکہ کو یہ دکھانا چاہتا تھا کہ اسے موت کا خوف نہیں اسے

دولت کا لالچ نہیں وہ فرار ہوسکتا تھا لیکن نہیں ہوا کیونکہ وہ بے گناہ ہے
اور عنبر کی طرح بادشاہ کا ہمدرد ہے۔

سارے درباری وہاں جمع تھے بادشاہ بھی وہاں آگیا ملکہ ان کے ساتھ
تھی گنڈپ اور سوانگ ایک طرف رسیوں میں بندھے کھڑے تھے
موت ان کے چہروں پر لکھی ہوئی نظر آ رہی تھی دوسری جانب عنبر اور
ناگ کو رسیوں میں جکڑ کر لا کھڑا کر دیا گیا ہاتھیوں کو آگے چلانے والا
مہاوت بھی آنکس لے کر آگیا، زمین پر تختے بچھا دیے گئے ان تختوں
پر مجرموں کو لٹا کر ہاتھیوں کے پاؤں تلے کچلنا تھا سارے درباری دم
بخود تھے بادشاہ کے اشارے کا انتظار کیا جا رہا تھا۔

بادشاہ نے عنبر اور ناگ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

شروع کرو۔

لوگوں نے بادشاہ سلامت زندہ باد کے نعرے لگائے جب ہر طرف

سناٹا چھا گیا تو جلاد نے عنبر اور ناگ کو پکڑ کر الگ الگ تختوں پر لٹا دیا
عنبر نے ناگ کی طرف اور ناگ نے عنبر کی طرف دیکھا عنبر نے کہا۔

ناگ تم کیا انتظار کر رہے ہو یہاں سے بھاگ نکلو میں بھی تم سے بعد
میں آن ملوں گا۔

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

ابھی تماشہ دکھاتا ہوں۔

لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ مسکرا کیوں رہے ہیں بڑے بہادر ہیں
ورنہ موت کی آغوش میں پہنچ کر بھلا کون مسکراتا ہے تختوں پر باندھ کر
جلاد نے مہاوت کو اشارہ کیا کہ وہ دونوں ہاتھیوں کو لے کر آجائے
مہاوت دونوں پہاڑ ایسے ہاتھیوں کو لے کر آگے بڑھا ایک ہاتھی نے
عنبر کے تختے پر اور دوسرے ہاتھی نے ناگ کے تختے پر پاؤں رکھا
ناگ پر ہاتھی دوسرا پاؤں اگر رکھ دیتا تو وہ ضرور کچلا جاتا لیکن اس سے

پہلے کہ ہاتھی اپنا دوسرا پاؤں اس پر رکھتا، ناگ نے ایک زوردار پھنکار ماری اور سانپ کی جون میں آ گیا ہاتھی سانپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹا جلاد بھی گھبرا گیا مگر سانپ محل کی سب سے اوپر والی دیوار پر چڑھ کر کنڈل مار کر بیٹھ گیا۔

بادشاہ، ملکہ درباریوں، گنڈپ اور سوانگ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

بادشاہ نے پکار کر کہا۔

عنبر کو ہلاک کر دو.....................سانپ کو بھی ہلاک کر دو۔

ہاتھی عنبر کے اوپر چڑھا چڑھ کر اتر گیا، پھر چڑھا پھر چڑھ کر اتر گیا دس بارہ بار ایسا ہوا مگر عنبر کو کچھ بھی نہ ہوا وہ اسی طرح بڑے آرام سے تختوں پر لیٹا رہا ہاتھی اس کے اوپر سے یوں گزر جاتا جیسے کوئی چوہا گزر گیا ہو درباری اب اور زیادہ حیران ہوئے بادشاہ نے کہا۔

اس کی گردن تلوار مار کر اتار دی جائے۔

جلاد اب عنبر کی گردن پر تلوار چلانے لگا مگر ہر بار تلوار اس کی گردن سے ٹکرا کر یوں آواز پیدا کرتی جیسے وہ کسی چٹان کے سخت پتھر سے ٹکرا رہی ہو۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ عنبر کا جسم تیروں سے چھلنی کر دیا جائے سپاہیوں نے ایک قطار میں کھڑے ہو کر عنبر کے جسم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی مگر تیر اس کے بدن میں پیوست ہونے کی بجائے اس کے جسم سے ٹکرا کر دوہرے ہو کر نیچے گر پڑے اب تو بادشاہ بھی دنگ رہ گیا ملکہ نے بادشاہ کے کان میں کہا۔

یہ کوئی دیوتا ہی ان کی عزت کرو، ان کی بددعا نہ لو۔

بادشاہ نے عنبر کو رہا کرنے کا حکم دیا اب عنبر نے کھڑے ہو کر کہا۔

بڑے افسوس کی بات ہے اے بادشاہ۔ کہ تم نے مجھے ہلاک کرنے

میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اب جب کہ تم پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ تم مجھے ہلاک نہ کر سکو گے تو تم نے مجھے معاف کر دیا تم نے ہماری وفا کی قدر نہ کی ناگ نے تمہارے بچے کی جان بچائی لیکن تم نے اس کے ساتھ ہی سنگدلوں ایسا سلوک کیا۔

بادشاہ نے معافی مانگی اور کہا۔

مجھے معاف کر دو عنبر میں بھول گیا تھا میری آنکھوں پر جہالت کی پٹی بندھی ہوئی تھی مجھ سے غلطی ہو گئی۔

عنبر نے کہا۔

اب تمہیں اور یہاں پر جمع سب لوگوں کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں مر نہیں سکتا اور جو مر نہ سکے اسے موت کا کیا خوف ہو گا ناگ میرا دوست ہر جون بدل سکتا ہے وہ جب چاہے تمہاری قید سے آزاد ہو سکتا تھا مگر اس نے کہا کہ نہیں بادشاہ اسے کچھ نہیں کہے گا لیکن بادشاہ نے

ہمارے ساتھ بے انصافی کی اگر ہم میں خفیہ طاقتیں نہ ہوتیں تو اس وقت ہم دونوں کی لاشیں یہاں کچلی پڑی ہوتیں۔

بادشاہ نے گنڈپ اور سوانگ کو تو اسی وقت مروا دیا اور عنبر اور ناگ کو بڑی عزت سے اپنے ساتھ پالکی میں بیٹھا کر محل کی طرف روانہ ہو گیا شاہی حکیم یہ دیکھ کر جل بھن کر رہ گیا، مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

اپنے خاص محل میں لے جا کر بادشاہ اور ملکہ نے ان دونوں کی بہت عزت افزائی کی اور انہیں اپنے دربار میں خاص عہدے پیش کیے مگر عنبر اور ناگ نے کہا کہ وہ کوئی عہدہ قبول نہیں کریں گے............

انہیں اپنی بہن ماریا کا انتظار ہے وہ جس وقت یہاں پہنچ گئی ہم اسی روز آپ کا ملک چھوڑ جائیں گے۔............

☆ ماریا ایک جھونپڑے میں پناہ لیتی ہے لیکن اسی رات چور جھونپڑی پر حملہ کر دیتے ہیں۔

☆ چونکہ ماریا کسی کو دکھائی نہیں دیتی اس لئے وہ ایک ایک کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

☆ عنبر شاہی محل میں بیٹھا ماریا کا انتظار کرتا رہتا ہے کیا ماریا اور عنبر دوبارہ ملے۔

☆ عنبر اور ناگ ایک سمندری جہاز میں سوار ہو کر کس طرف کو روانہ ہوئے۔

☆ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اسی ناول کی اگلی سیریز کے "اٹھائیسویں حصے" "خونی مکان" میں ملاحظہ کیجئے۔

﴿ختم شد﴾